یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے

تار کا پتہ:- "اہلحدیث امرتسر"

اخبار اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

امرتسر

جلد ۱۲ نمبر ۱۳

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداروں سے "	عہ
" ششماہی	۱ر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولینا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

انجمن اخوان الصفا

مسلمانوں خصوصاً عالمان اسلام کی اخلاقی حالت جس قدر کمزور بتائی جاتی ہے گو اس میں مبالغہ کو بھی دخل ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ اس مبالغہ کی کچھ نہ کچھ اصلیت ہے۔ حضرت مسیح کا قول سونے سے لکھنے کے قابل ہے جو آپ نے حواریوں کو فرمایا تھا:-

تم زمین کے نمک ہو نمک سے سب چیزوں کا مزہ ٹھیک ہوتا ہے۔ لیکن جب نمک ہی بگڑ جائے تو اسے کون ٹھیک کرے۔

علماء امت مثل نمک کے ہیں انہی سے امت کا مزہ سنورتا ہے اور انہی سے بگڑتا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے

وهل افسد الناس الا الملوك
وعلماء سوء ورهبانها

لوگوں کو بادشاہوں اور مولویوں نے خراب کیا۔ علماء کا اثر عوام پر ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیے۔ آج جسقدر اسلامی رونق نظر آتی ہے یہ علماء ہی کے دم قدم کی برکت ہے ورنہ کون نہیں جانتا کہ نہ حکومت کی طرف سے مذہبی احکام کی پابندی پر جبر ہے نہ برادری کا خوف۔ ہاں صرف علماء کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے اس لئے علماء کو اپنا منصب ملحوظ رکھکر اس نیت سے کہ ہماری صلاحیت سے دوسروں کی صلاح ہوگی۔ اپنی صلاح کی فکر بھی کرنی چاہیے۔ گو سب علماء اسلام قابل عزت اور واجب التکریم ہیں۔ مگر جو کام ابتدا سے چھوٹے پیمانے پر شروع کر کے آہستہ آہستہ بڑھایا جائے اس کی ترقی طبعی ہوتی ہے۔ اور جو کام ابتدا سے بڑے پیمانے پر شروع کر دیا جائے وہ معقول ترقی نہیں کرتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے سامنے جو بڑے بڑے کالج نظر آتے ہیں ابتدا میں اتنے بڑے نہیں تھے بلکہ پرائمری کے معمولی چھوٹے چھوٹے مدرسے تھے آخر آہستہ آہستہ اتنے بڑے کالج بنے۔

اسی اصول سے چند احباب نے انجمن اخوان الصفا سردست خاص اہلحدیثوں کے لئے قائم کی ہے جو پہلے خود یکجا ہو کر دوسروں پر اثر ڈال سکیں گے۔

اس انجمن کے مختصر قواعد درج ذیل ہیں:-

قواعد انجمن اخوان الصفا

(۱) یہ انجمن اہلحدیث کانفرنس کے ماتحت ہوگی۔

(۲) اس انجمن کی غرض اس کے ممبران کا باہمی میل جول اور اسلامی اخلاق سے ربط ضبط کرنا اور کرانا

(۳) اس کے ممبر تین قسم کے ہونگے۔

(ا) وہ علماء جو علوم عربیہ کے ماہر ہوں۔

(ب) واعظان اسلام جو علوم عربیہ میں کامل مہارت نہ رکھتے ہوں مگر وعظ کر سکتے ہوں۔

(ج) دیگر ہمدردان اسلام۔

(۴) ہر ممبر کا فرض ہوگا۔

(ا) کسی ممبر انجمن کی شکایت غیبت یا ہتک وغیرہ

گلزار احمدی۔ یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے اصلی قیمت للعہ ہر سہ جلد۔ رعایتی قیمت عہ۔ مینیجر

نہ کرے۔

(ب) کسی مقام پر کسی ممبر کی غیبت یا ہتک وغیرہ ہوتی ہو تو اُس کا دفعیہ کرے۔ اور اُس کے متعلق غلط فہمی کو باحسن وجوہ دور کرے۔

(ج) ہر ممبر دوسرے ممبر کی حاضر غائب عزت کرے اور توقیر بڑھادے

(د) جو ممبر کسی ممبر انجمن ہذا سے کسی جائز کام میں دینی ہو یا دنیاوی مدد چاہے تو حتی الامکان اُسمیں مدد دے۔

(۵) وقت داخلہ اقرار نامہ کے ایک فرد پر دستخط کرکے ناظم انجمن کے پاس بھیجدے۔

(۶) ہر ممبر کے پاس چند کاپیاں قواعد اور چند اقرار نامے رہیں گے جو دوسرے لوگوں کو ممبر بنانے کیلئے کام دیں گے۔

(۷) ہر ممبر کے پاس ایک کاپی ہوگی جس میں ممبروں کا نام درج ہونگے۔ ہر جدید ممبر کی اطلاع ناظم کو پہنچیگی اور وہ کل ممبران کو اطلاع کریگا۔ اور وہ ممبران اُس اپنی کاپی میں اُس جدید ممبر کا نام معہ پورے پتہ کر درج کریں گے۔

(۸) بغرض اخراجات داخلہ ممبری ۸ر ہوگا۔ مزید امداد شکریہ سے قبول ہوگی۔ بوقت ضرورت مزید چندہ ہونا بھی ممکن ہے

(۹) اگر کسی ممبر نے خلاف ورزی کی تو مجلس شورے بعد ثبوت اُس کو انجمن سے خارج کردے گی۔ اور اگر وہ پھر داخل ہونا چاہے گا تو تحریری توبہ نامہ اور داخلہ لیکر داخل کیا جاوے گا۔

(۱۰) اس انجمن کے انتظام کے لئے ایک مجلس شورے بھی ہوگی جس میں صدر اور ناظم کے علاوہ، ممبر ول تک ہوں گے۔

سردست اس انجمن کے صدر مولنیا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری اور ناظم ابوالوفا ثناء اللہ مقرر ہوئے۔ اور ممبران مجلس شورے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولوی عبیدالرحمن صاحب منظفر گڑہی (سفیر اہلحدیث کانفرنس) مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی اور مولوی منیر خان صاحب جپوری مقرر ہوئے ہیں۔ باقی کی جگہ ہنوز خالی ہے۔

امید ہے ناظرین کرام اور ہمدردان اسلام اور بہی خواہان **ملت** خیر الانام اس انجمن کی نسبت نہ صرف اپنی رائے لکھیں گے بلکہ منظوری سے بھی اطلاع دینگے۔

نوٹ:۔ جو صاحب منظور کریں باقاعدہ کم از کم ۸ر داخلہ ساتھ بھیجدیں۔ فہرست ممبران درج اخبار ہوتی رہیگی۔

*

جونپوری قاضی کا ایک بھائی

ناظرین سمجھتے ہونگے کہ جونپوری قاضی عرصہ ہوا انتقال کر چکے۔ مگر اُن کو معلوم نہیں ہوگا کہ پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں ایک صاحب اُن کے بھائی بندوں میں سے موجود ہیں۔

آپ کا نام ہے حکیم قاضی عبدالاحد آپ ایک جامع اوصاف عالم ہیں۔ بڑا وصف آپ میں یہ ہے کہ آپ جس کے جواب میں قلم اُٹھاتے ہیں۔ اتنی گالیاں دیتے ہیں کہ اُس بے چارے کو اپنی شرافت میں بحکم ؎

ولقد مررت علی اللئیم یسبنی
فمضیت ثمہ قلت لا یعنینی

بجز خاموشی کے چارہ نہیں رہتا تو قاضی کو اس میں اپنی فتح سمجھکر شیخی بھگارنے کا موقع ملجاتا ہے۔

پشاور میں جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر قاضی صاحب مذکور نے ایک اشتہار دیا تھا جس میں چند سوال ارکان کانفرنس پر کئے تھے اُنکے جوابات ارکان کانفرنس کی طرف سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ر جمادی الاول مطابق ۱۰ر اپریل ۱۹۱۴ء میں دئے گئے۔ اب اُن کے جواب الجواب میں قاضی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں آپ نے صادق اہلحدیث اور کاذب اہلحدیث کی تمیز کرنے کا دعوے کیا ہے۔ ہم نے اس کتاب کو بڑی خوشی سے دیکھا ہمارا خیال تھا کہ جو کام آج تک مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے نہوا قاضی صاحب نے کیا ہوگا۔ کیونکہ آپ کو اصول و معقول دانی کا دعوے ہے مگر افسوس ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

قاضی صاحب کو چاہئے تھا کہ صادق اور کاذب اہلحدیث جانچنے کے لئے اہلحدیث کی جامع مانع تعریف کرتے۔ اگر وہ بدیہی ہوتی تو بداہت پر چھوڑ دیتے اگر نظری ہوتی تو اُس کو مدلل کرتے۔ اُس کے بعد فریقین یعنی کانفرنس کے ممبروں کے اقوال و افعال کو اور اپنے اور اپنے ہمخیالوں کے اقوال کو اُس کسوٹی پر کستے بقول ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد

جو کھرا ہوتا اُس کو کھرا کہتے جو کھوٹا نکلتا اُس کو کھوٹا قرار دیتے۔ لیکن ایسا تو وہ کرے جس کو تحقیق حق پر غرض ہو جس کو یہ غرض نہ ہو بلکہ یہی مقصود ہو کہ اپنے مخالف کی توہین اور بدنامی کرے وہ جو کچھ کرے اسکو جائز ہے۔

قاضی صاحب کو سب سے بڑا رنج یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس میں جو لفظ "کانفرنس" ہے یہ بہت برا ہے کیونکہ یہ لفظ غیر عربی ہے۔ جواب دیا گیا کہ آپ بھی تو غیر عربی (پنجابی اردو وغیرہ) بولتے ہیں۔ یہانتک کہ انگریزی کے الفاظ (فیر۔ کالم وغیرہ) بھی آپ نے لکھے ہیں۔ اس کا جواب آپ نے دیا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ فیر انگریزی لفظ ہے نیز میں یہ کہتا ہوں کہ اپنے مذہبی کاموں میں بلا ضرورت غیر عربی الفاظ نہیں بولنے چاہئیں۔ مگر باوجود اس کے آپنے اپنی اسی کتاب میں "**پبلک**" کا لفظ بلا ضرورت بولدیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

اس پرچہ میں جہالت بھی ہے اور بے انصافی بھی اور بدنیتی اور **پبلک** کو دھوکہ دہی بھی ہے ص۲۴۷

حالانکہ پبلک کی بجائے (عوام) کا لفظ ملتا ہے۔

مولانا! اسی کو کہتے ہیں ؎

اُلجھے ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

کیسا زمانہ ہے دیکھا کہ ہمارے قاضی تُو ایسے ایسے ضروری اور اہم امور میں غلطاں پیچاں ہیں۔ کہ غیر عربی لفظ کیوں بولا۔ سچ ہے ؎

قول فیصل ۔ مقدمہ قرآن ۔ فضائل قرآن ۔ مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت ۔ عیسائیوں کی بحث کا الفاظ کی فیصلہ ۔ قیمت ... ۔ عمر ... مجلد

ستوں (چشم بد دور) میں آپ نے بیاں کر
نمونہ میں خلق رسول امیں کے

دوسری علمی غلطی جو قاضی صاحب نے کی ہے جس سے اُن کی وقعت اہل علم کی نگاہ میں بہت کچھ کم ہو جائیگی یہ ہے کہ انہوں نے اصول مناظرہ کو ملحوظ نہیں رکھا

علم مناظرہ کا بنیادی اصول ہے کہ جو بات دلیل میں پیش کی جائے وہ یا تو بدیہی ہو یا کم سے مسلمہ فریقین اختلافی اور متنازعہ فیہ امر کو دلیل کی جگہ پر لانا گویا دھوکہ دینا یا خود دھوکہ کھانا ہے۔ مثلاً مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کا مناظرہ ہو تو مسلمان قرآن سے دلیل نہیں لاسکتے کیونکہ غیر مسلم کو قرآن مسلم نہیں۔ شیعہ اور سنی کے مناظرہ میں قرآن تو پیش ہو سکتا ہے مگر صحیح بخاری یا کلینی دلیل میں پیش نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح مقلدین اور اہلحدیث کے مناظرہ میں از روئے دلیل قرآن اور صحیح بخاری تو پیش ہو سکتی ہے۔ مگر درمختار وغیرہ پیش نہیں ہو سکتی۔ غرض ہر ایک نزاع میں بذریعے دلیل وہی امر پیش ہو سکتا ہے جو متنازعہ نہو ورنہ فریق مخالف کو کہنے کا حق ہے کہ میرے نزدیک یہ دعوے ثابت نہیں کیونکہ جس دلیل سے یہ ثابت کیا گیا ہے میرے نزدیک وہ دلیل بھی صحیح نہیں۔

قاضی صاحب نے اس منقول اور معقول قاعدہ کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کی۔ ساری کتاب میں اپنے مخاطب کو اُن دلائل سے الزام دیئے گئے ہیں جو اُس کے نزدیک مسلم نہیں۔ ناظرین جانتے ہیں کہ ہم اہلحدیثوں کا مذہب ہے کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

یعنی دین میں دو ہی چیزیں حجت ہو سکتی ہیں ایک قرآن دوسری حدیث۔ ان دو کے سوا اور کوئی چیز اس درجے کی حجت اور دلیل نہیں کہ کسی معقول وجہ سے بھی اُس کا خلاف نہ کیا جائے مثلاً کسی امر میں صریح آیت یا صحیح منطوق حدیث آجائے تو اُس میں تو چون و چرا کی گنجائش نہیں رہ سکتی اُس کا خلاف کسی طرح جائز نہیں۔ لیکن کسی مسئلہ میں اقوال صحابہ یا اقوال تابعین ہوں تو اُس مسئلہ پر عمل کرنا یا اُسکا اعتقاد رکھنا مناسب بلکہ انسب ہے لیکن ایسا نہیں کہ کسی منقول یا معقول وجہ سے اُس کا خلاف جائز نہو۔ اور اگر کوئی کرے تو اُس کو ویسا ہی مجرم سمجھا جائے جیسا کہ وہ شخص مجرم ہے جو قرآن یا حدیث کا خلاف کرتا ہے (ہرگز نہیں) اس لئے کہ قول کا رتبہ قائل کی طرح ہوتا ہے جس درجے کا قائل ہے اُسی درجے کا قول ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ امت میں سے کوئی ایک فرد یا سب ملکر بھی رسول ؐ کے درجے تک نہیں پہنچ سکتے رسول ہر حال میں رسول ہے اور امتی ہر حال میں امتی ہے۔ اس لئے کسی امتی کا قول رسول کے قول کی طرح حجت شرعی نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے مختصر بیان ہم اہلحدیثوں کے مذہب کا جو کہتے ہیں ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
وہ دانۂ درج مصطفےٰ ہے۔
صوفی و عالم و حکیم و بینی
کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی
بابا کے ہاں سے کون لایا
جس نے پایا یہیں سے پایا

مگر قاضی صاحب اور اُن کے ہمخیالوں کا مذہب ہے کہ اقوال الرجال مفسرین وغیرہ بھی حجت ہیں۔ بہت خوب چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر بحکم قاعدہ علم مناظرہ جس امر میں نزاع ہو اُس کو دلیل میں نہیں لانا چاہیئے لیکن قاضی صاحب نے ساری کتاب میں اس اصول کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ وہ برابر اپنے مخاطب کو مفسرین کے اقوال سے الزام دیتے رہے ہیں۔ یا للعجب وضیعۃ الادب جسکو سنکر وہ کہتا ہے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

قاضی صاحب کو ہم اُن کے علم و فضل کا واسطہ دیکر کہتے ہیں کہ مہربانی کر کے مضمون لکھتے ہوئے اور نہیں تو قرآن کے بیان کردہ طریق مناظرہ کو تو ضرور مدنظر رکھا کریں جو یہ ہے:۔

قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا۔

(اے نبی تو میرے بندوں کو کہدے کہ بات جو کریں اچھی کیا کریں شیطان اُن میں عداوت پھیلاتا ہے کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے)

چیلنج آج عرصہ بارہ سال کا ہوا ہے کہ خاندان غزنویہ (رضی اللہ عنہما) اور اُن کے ہمراہ مولوی صاحب بٹالوی وغیرہ نے میرے ساتھ مخالفت اٹھائی ہے جس کے متعلق فریقین سے متعدد تحریرات شائع ہوئیں یہاں تک کہ علماء آرہ نے بحیثیت منصف کے فیصلہ کیا مگر فریق ثانی پر اس کا کوئی اثر نہوا۔

مقام حیرت ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری نے علماء آرہ کو اپنا منصف منظور کیا تاہم اُن کے فیصلے کو منظور نہ کیا اور برابر برسر جنگ رہے باوجودیکہ اس فساد سے بفضلہ تعالےٰ میرا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ اور انشاء اللہ نہ ہوگا۔ لیکن قوم میں آئے دن کو فسادات اچھے نہیں۔ ایک فریق دوسرے سے الگ ہی ایک دوسرے کی غیبت کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے وقت کی تو ہمیں پرواہ نہیں۔ روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ اسی کتاب زیر بحث پر غور کیجئے۔ جناب قاضی عبدالاحد صاحب راولپنڈی سے چل کر زیرہ ضلع فیروزپور میں طبع کتاب کیلئے چندہ مانگنے گئے جہاں ایک کافی رقم اُن کو ملی جو سب کی سب غالباً اس کتاب کے طبع پر خرچ ہوئی نتیجہ کیا؟ یہی کہ ممکن ہے چند کس مجھ سے اور اہلحدیث کانفرنس سے بدگمان ہو جاویں اور چند کس قاضی صاحب اور اُن کے اعوان کی بدگوئی کریں اس کے سوا کون سا ضروری مسئلہ طے ہوا۔ ساری کتاب کو پڑھا جائے۔ بجز اُن پرانی گالیوں اور بدگوئیوں کو دہرانے کے اور کچھ بھی اُس میں نہ ملیگا جسکا مطلب صرف یہ ہے کہ ؎

وہی فرقت کی بیماری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے

اس لئے اس آئے دن کے فساد بند کرنے کو میں نے بارہا جو تجویز پیش کی آج بھی وہی پیش کرتا ہوں۔ مندرجہ ذیل اصحاب (مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری مولوی

فتوحات اہلحدیث ۔ [illegible]

محمد حسین صاحب بٹالوی - مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی - قاضی عبد الاحد صاحب راولپنڈی خصوصاً اور اُن کے اتباع عموماً اس تجویز میں میرے مخاطب ہیں - وہ تجویز یہ ہے کہ ایک مجلس خاص اصحاب کی منعقد ہو جہیں آپ صاحبان میرے متعلق اپنا دعوے (خارج از اہلحدیث ہونے کا) پیش کریں - اُس کے بعد حسب طریق مناظرہ اہلحدیث کی جامع مانع تعریف کر کے مثبت مدعا دلائل دیں جن کا جواب میرے ذمہ ہوگا تین اصحاب دو عالم اور ایک وکیل یا پیڈ مجسٹریٹ* منصف ہوں فیصلہ جس فریق کے برخلاف نکلے وہ توبہ کرے اور جلسہ کا سارا خرچ بھی وہی ادا کرے میرے خیال میں اُس جلسہ کے لئے چار مقام مناسب ہیں - بٹالہ - امرتسر - لاہور - وزیر آباد - امرتسر کا انتظام میں اپنے ذمہ لے سکتا ہوں - لاہور کا بھی ممکن ہے - وزیر آباد میں بھی ہو سکتا ہے انشاء اللہ لیکن چونکہ یہ مجلس باہمی فیصلہ کی ہوگی اس لئے اس میں کوئی غیر اہلحدیث شریک نہ ہوگا - اور شرکاء کی تعداد بیس ۲۰ سے زائد نہ ہوگی - کوئی ایسا شخص جس کے ہونے سے بدمزگی کا اندیشہ ہو نہ ہوگا - بحث تحریری ہوگی جو مع فیصلہ منصفان شائع کی جاوے گی جس کا خرچ بھی فریق مغلوب کے سر پر ہوگا -

ناظرین! کیا میری یہ تجویز نامعقول یا دھوکہ ہے؟ (ہرگز نہیں)

اب میں منتظر ہوں کہ میرے عنایت فرما اپنی خدا ترسی اور محبت قومی کا ثبوت کہاں تک دیتے ہیں؟

نوٹ اس تجویز کے متعلق ہر ایک ہمدرد قوم کی رائے درج ہو سکے گی تائیداً ہو یا تردیداً مگر واقعات صحیحہ اور تہذیب سے۔

نئے اور پرانے علوم کے عالم

گذشتہ ایام میں ہندوستان کے اندر دو قسم کے اہل علم ہوتے تھے ایک فارسی داں جن کو منشی کہا جاتا تھا - دوسرے عربی داں جو مولوی کے نام سے موسوم ہوتے تھے - مگر آج کے زمانہ میں فارسی کی جگہ انگریزی نے لیکر بڑے زور سے مولویت کا مقابلہ کیا ہے یہاں تک کہ مولوی کے لفظ پر بھی قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے مولوی جماعت کو ایک فائدہ ہوا تو دوسرا نقصان - فائدہ تو یہ ہوا کہ اُن کی برادری کے افراد بڑھ گئے جہاں سنو فلاں مولوی صاحب بی اے - فلاں مولوی صاحب ایم اے - نقصان یہ ہوا کہ ایسے مولوی صاحبان چونکہ عموماً احکام شرعیہ کے پابند نہیں بلکہ بعض افراد اس پابندی کو ضروری بھی نہیں جانتے - اس لئے اُن کی عدم پابندی کو دیکھ کر بحکم سعدی

بیالائد ہمہ گاوان دہ را

سب علماء بدنام ہوئے - لوگوں کے منہ سے نکلا کہ آجکل کے مولویوں کا کیا اعتبار ہے نہ ڈاڑھی ہے نہ مونچھ نہ نماز ہے نہ روزہ - مگر ہمارا مطلب اس بدنامی اور نیکنامی سے نہیں بلکہ کچھ اور ہی ہے -

وہ یہ ہے کہ علم کی شان ہے جرأت راستبازی وفاشعاری اور ظاہر باطن کی موافقت - اس ہنگامہ قیامت میں جو آج کل بوجہ جنگ ترکاں مسلمانوں پر قائم ہے ہمیں اس آزمائش کا موقع بہت اچھا ملا کہ کون سے علم کے عالم اپنے علم کی شان قائم رکھ کر ظاہر و باطن کی موافقت دکھاتے ہیں - ہندوستان میں مختلف مقامات پر جلسے ہوئے جن میں یہی ظاہر کیا گیا کہ ہم مسلمانوں کو ترکوں سے کوئی ہمدردی نہیں یہاں تک کہ بعض مخبوط الحواسوں نے آواز اٹھائی کہ ہم چاہتے ہیں ہمارے مقدس مقامات پر گورنمنٹ انگریزی جلدی قبضہ کر لے - لیکن گورنمنٹ جانتی تھی کہ یہ سب باتیں ظاہر داری کی ہیں اس لئے وہ موقع کی تاک میں رہی یہاں تک کہ سہارنپور میں بھی اسی قسم کا ایک جلسہ ہوا جس میں نئے علم کے سب عالموں یعنی انگریزی دانوں نے اپنی جرأت کا ثبوت دیا کہ ترکوں کو جی کھول کر کوسا اور اُن سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا - مگر جونہی پرانے علم کے ایک عالم یا مولوی حافظ محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند کھڑے ہوئے جلسہ میں کلکٹر صاحب ضلع بھی موجود تھے - حافظ صاحب نے بڑی جرأت سے اصلیت کا اظہار کیا کہ یہ کہنا کہ ہمیں ترکوں سے کوئی تعلق یا ہمدردی نہیں محض جھوٹ ہے - بلکہ سب کچھ ہے لیکن ہم قانون کے پابند ہیں اس لئے ہم بحکم شریعت کسی قسم کی کارروائی اپنی حکومت کے خلاف نہیں کر سکتے - یہ بیان ایسا صاف اور مخلصانہ تھا کہ صاحب کلکٹر ضلع بھی اس پر خوش ہو گئے اور ایک بندوق مع کارتوسوں کے حافظ صاحب کو انعام دی -

یہ ہے وہ جرأت جس کی نظیر نئے علم کے عالموں یعنی انگریزی دانوں میں آج تک نہیں ملی یا ہمیں معلوم نہیں ہوئی - سچ ہے الصدق ینجی والکذب یہلک

قادیانی مشن

"کیا خواجہ کمال الدین مرزا صاحب قادیانی کو کافر جانتے ہیں"

اختلاف رائے بجائے خود ایک عمومی امر مگر اختلاف سے مخالفت بڑی بلا ہے - اسی لئے شریعت نے اختلاف سے مسلمانوں کو روکا ہے وہ اختلاف جو محض اختلاف رائے رہے اُس کو رحمت بھی کہا ہے - لیکن وہ اختلاف جو اپنی حد سے گزر کر مخالفت کی حدود میں جا گھسے وہ سخت معیوب ہے - اختلاف میں انسان دیانت - راستی اور راستبازی کو نہیں چھوڑتا - ایک فریق دوسرے پر غلط اتہام اور الزام نہیں لگاتا بلکہ جو کچھ کہتا ہے وہ راستی سے کہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس مذہب کی حمایت میں بولتا ہوں وہی مجھکو غلط بیانی کرنے سے منع کرتا ہے - ایسا اختلاف جو مخالفت بلکہ شقاق تک پہنچا ہے - آج کل دنیا میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً بکثرت ہے - مگر ایک ایسے گروہ میں جو تازہ دم فوج کی طرح ایک ایسی صحبت سے بہرہ ور ہو جس کا دعویٰ ہے کہ جو میری صحبت اور بیعت میں آئیگا وہ صحابہ رسول اللہ میں شامل ہو جائے گا جس کا دعویٰ ہو کہ میں ساری دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں اُس صحبت سے فیضیاب بھی اختلاف کو اپنی حد پر نہ

* میرے خیال میں اس عہدے کے لئے مرزا ظفر اللہ صاحب سب جج سیالکوٹ بہت موزوں ہیں جو قانون عدالت کے علاوہ مذہبی امور سے بھی واقف ہیں۔

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قیمت ۲/ مصنفہ

رکو سکیں تو سخت افسوس کا مقام ہے۔ ہم سمجھتے ہیں اس سے مراد ہماری قادیانی پارٹی ہے جس کے بہت پرانے آرگن اخبار الحکم مورخہ ۱۴ جنوری میں لکھا ہے:۔

خواجہ کمال الدین اس قدر جرأت اور دلیری سے کام لے رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح (مرزا صاحب) علیہ السلام کو کاذب اور کافر قرار دیتا ہے۔ صہ ۹

کوئی ایسا شخص جو خواجہ کمال الدین کو نہ جانتا ہو وہ تو باور کر لے یا کوئی خام عقل کا مخالف سن پائے تو شائد مارے خوشی کے اُس کے منہ سے نکل جائے کہ ؎

"ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی میں"

مگر ہمارے جیسا واقف حال الحکم کے اس دعوے کی کبھی تصدیق نہیں کرسکتا۔ بلکہ اُس کو اُس اختلاف کی نظر جانتا ہے جو اپنی حد سے متجاوز ہو کر مخالفت تک پہنچا کرتا ہے۔ خواجہ صاحب آج تک اپنے آپکو مرزا صاحب کا جان نثار مرید جانتے ہیں مگر دوسرے مسلمانوں کے ساتھ قادیانی پارٹی کی طرح علیحدگی کرنا پسند اور جائز نہیں جانتے۔ نہ اور مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں بس یہی اُن میں ایک عیب ہے۔ باقی رہی اصلیت کہ آیا بلحاظ اُن اختلافی اعتقاد کے قادیانی پارٹی حق پر ہے یا لاہوری۔ سو اس کی بابت ہم اپنی رائے بارہا ظاہر کئے ہوئے ہیں۔ اب چونکہ فریقین کا مناظرہ ہونے والا ہے اس لئے ہم اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے نوٹس مناظرہ درج ذیل ہے:۔

صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کا مسئلہ نبوت پر مناظرہ کا چیلنج منظور

۱۴ جنوری ۱۹۱۵ء کے الفضل میں صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی طرف سے جو مناظرہ کا چیلنج دیا گیا ہے اُس کے جواب میں مطلع کیا جاتا ہے کہ چیلنج مذکور ہمیں بدیں صورت منظور ہے کہ خود صاحبزادہ صاحب حضرت امیر المومنین جناب مولینا مخدومنا مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ مناظرہ کرنے پر تیار ہوں یا ایک اور صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ فریقین (یعنی جناب صاحبزادہ صاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب) اپنے عقائد معہ دلائل بالتفصیل ایک ہی رسالہ میں شائع کرکے اپنے اپنے حلقوں میں پورے طور پر تقسیم کردیں۔ اور ہر ایک احمدی کو فریقین کے خیالات سے واقف ہونے کا موقع دیں۔

صورت اوّل الذکر میں بھی مناظرہ سے پیشتر فریقین کے لئے اپنے عقائد کو شائع کرنا ضروری ہوگا۔ اور خود صاحبزادہ صاحب کی بجائے کسی اور مناظر کے مقرر کرنے کی شرط تسلیم نہیں کیجا سکتی ان دونوں صورتوں میں سے کسی ایک کے منظور کر لینے پر دیگر شرائط متعلقہ کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ۔ خواجہ صاحب نے کوئی چیلنج نہیں دیا۔ بلکہ صرف صاحبزادہ صاحب سے اپنے عقائد کو شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

(ایڈیٹر پیغام صلح)

عذر معقول مگر بے موقع

یکم جنوری کے اہلحدیث میں بعنوان چند ضروری سوال جو مضمون لکھا گیا ہے اُس میں ایک رباعی مندرجہ ذیل تھی ؎

گفت مرزا ثناء اللہ را
میرد اوّل ہر کہ مردودِ خدا است
خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود....... و لیکن گفت راست

اس رباعی کو دیکھکر ہمارے لائق دوست سائل نے افسوس اور عذر کیا کہ میرے سوال کرنے سے (بقول اُن کے) ایسی دل شکن رباعی لکھی گئی۔

ہم اپنے دوست کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں کہ اُن کو کسی کی دل آزاری سے اس قدر احتیاط ہے کہ کسی دوسرے کے کلام میں بھی دیکھنا اور سننا پسند نہیں کرتے۔ مگر اُن کو یہ یاد رکھنا چاہیے تھا کہ اس رباعی میں جتنے الفاظ ہیں سب کے سب جناب مرزا صاحب کے قلم سے شائع ہیں۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں مرزا صاحب کھلے لفظوں میں یہی لکھتے ہیں کہ جو خدا کے نزدیک مردود اور ملعون ہوگا وہ پہلے مر جائیگا۔ شاعر نے اُسی کی طرف اشارہ کیا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا اس لئے نہ شاعر پر الزام ہے نہ ناقل پر نہ آپ پر نہ کسی پر۔ تاہم آپکی بڑھی ہوئی احتیاط کی ہم قدر کرتے ہیں جزاک اللہ

بقیہ اثبات سنیت رفع الیدین

دلائل مانعین رفع حدیث دوم

سنن ابی داؤد میں ہے:۔

عن براء ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب اٹھاتے تھے اور پھر ایسا نہ کرتے تھے (یعنی رفع یدین نہ کرتے تھے)

اس روایت پر امور قادحہ حسب ذیل ہیں:۔

(ا) سنن ابی داؤد میں ہے:۔

امام ابو داؤد (جو اس حدیث کے مخرج ہیں) نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے (یعنی ضعیف ہے) اور روایت کیا اس حدیث کو ہشیم۔ خالد اور ابن ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے۔ اور ان تینوں میں سے کسی نے کلمہ ثم لا یعود (یعنی پھر رفع یدین کی) کا ذکر نہ کیا۔

(ب) جزء رفع یدین میں ہے۔

سفیان نے کہا جب شیخ (یزید بن ابی زیاد) بوڑھے ہوگئے لوگوں نے اُن کو ثم لا یعود (یعنی پھر رفع یدین نہ کرتے تھے) سکھلا دیا تو وہ ثم لا یعود کہنے لگے۔ اور بخاری نے کہا جن حفاظ (یعنی ثوری شعبہ۔ زہیر) نے یزید بن ابی زیاد سے پہلے سنا تھا اُس وقت وہ ثم لا یعود نہ کہتے تھے۔

(ج) تنویر العینین میں ہے:۔

اس حدیث کو ابن مدینی امام احمد اور دارقطنی

ahmadimuslim.de

نے مردود کہا ہے۔

(د) مسک الختام میں ہے:۔

سفیان بن عیینہ نے کہا یزید نے کوفہ جانے سے قبل مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی تو انہوں نے ثم لا یعود کا کلمہ اس میں ذکر نہ کیا تھا۔ لیکن جب وہ کوفہ سے واپس ہوئے تو اس کو زیادہ کر دیا اور حمیدی وغیرہ نے کہا ہے کہ یزید بن ابی زیاد کا حافظہ آخر عمر میں خراب ہو گیا تھا۔ اور اسی نسیان اور غلطی کی وجہ سے انہوں نے کلمہ ثم لا یعود اضافہ کر دیا اور جو بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ امام ابو داؤد نے اپنی سند خاص کی وجہ سے اس حدیث کی تضعیف کی ہے مگر یہ تاویل قابل اعتبار نہیں ہے کیونکہ شریک اور ابن ابی زیاد اس روایت میں منفرد ہوئے ہیں۔ اور پھر اس سند کا ضعف ثابت ہوا تو وہ حدیث ساقط الاحتجاج ہو گئی۔ کیونکہ اس حدیث کی دوسری سند نہیں ہے۔

(ہ) تنویر العینین میں ہے:۔

ترمذی نے عدم رفع کی حدیث کو گو حسن کہا ہے مگر ثم لا یعود کا کلمہ یزید بن ابی زیاد سے سوا شریک کے اور کسی نے روایت نہیں کیا اور شریک ضعیف راوی ہے اور ترمذی نے جامع ترمذی میں اس کو بہت جگہ ضعیف کہا ہے۔

(و) تلخیص الحبیر میں ہے:۔

حفاظ نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ اس حدیث میں جو کلمہ ثم لا یعود کا ہے وہ یزید بن ابی زیاد کا قول ہے۔

(ز) سنن نسائی کے حواشی جدیدہ میں ہے:۔

دارمی نے کہا امام احمد نے اس حدیث کو صحیح نہیں بتلایا۔ اور اس حدیث کو بخاری۔ احمد۔ یحیی۔ دارمی۔ حمیدی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ اور یحیی بن محمد کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یہ حدیث بیکار ہے۔

(ح) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

بیہقی نے کہا میں نے حاکم سے یہ کہتے سنا کہ یزید بن ابی زیاد اپنے حافظہ کے زور پر حدیثیں بیان کرتے تھے۔ لیکن جب وہ بوڑھے ہو گئے تو اُن کا حافظہ خراب ہو گیا۔ پھر وہ اسانید کو مقلوب اور متون میں زیادتی کرنے لگے۔ اور اُن کو اسمیں کوئی تمیز نہ رہی اور حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کو ابراہیم بن بشار سے روایت کیا ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ یزید بن ابی زیاد سے مکہ میں اُن کو روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے وہ نقل کرتے ہیں براء بن عازب سے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تھے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے۔ سفیان نے کہا جب میں کوفہ میں آیا تو میں نے (یزید بن ابی زیاد) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے اور پھر رفع یدین نہ کرتے تھے" لہذا میں نے گمان کیا کہ لوگوں نے اُن کو کلمہ ثم لا یعود سکھلا دیا ہے۔

(ط) کتاب الضعفاء ابن حبان میں ہے:۔

یزید بن ابی زیاد سچے راوی ہیں مگر جب وہ بوڑھے ہو گئے تو اُن کا حافظہ مختلط ہو گیا۔ اور جو کچھ لوگ اُن کو سکھلاتے تھے اُس کو سیکھنے لگے۔ پس جن لوگوں نے اُن سے اوائل عمر میں قبل روانگی کوفہ کے سنا ہے وہ سماع صحیح ہے اور جن لوگوں نے اُن سے آخر عمر میں کوفہ میں سنا ہے وہ کچھ چیز نہیں۔ (باقی باقی)

دو مختلف یا متعارض حدیثوں میں توفیق۔

متعلق مذاکرہ نمبر ۱ موسومہ خشوعم

از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارک پوری

یہ مذاکرہ علمیہ جیسا مفید اور کار آمد ہے خود اسکے عنوان سے ظاہر ہے یہ بحث فن حدیث کی ایک بڑی عظیم الشان شاخ ہے اور اُس کا ایک خاص باب جس کو وسعت نظر اور فقاہت دونوں ہی سے تعلق ہے جو محدثین اپنی کثرت روایت وسیلان حفظ و وسعت نظر کے ساتھ فقاہت کا حصہ رکھتے وہی اس میں کلام کرتے ہیں ان میں امام شافعی۔ امام بخاری وغیرہ خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ امام شافعی کی کتاب اختلاف الحدیث ہے یا رسالہ امام شافعی جو طبع ہو چکی ہیں قابل مطالعہ وقابل قدر تصنیف ہے۔ امام شافعی کی کتاب الام (جس کا ایک جزو یہ کتاب اختلاف الحدیث ہے) اس بحث سے مملو ہے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ کتاب الام فن فقہ میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ امام قتیبہ کی کتاب تاویل الاحادیث بھی اس فن کی مشہور کتاب ہے۔ جو مصر میں طبع ہو چکی ہے۔ امام طحاوی کی کتاب معانی الآثار جو ہندوستان میں بھی طبع ہو چکی ہے وہ بھی اسی بحث سے بھری پڑی ہے۔ اسی وجہ سے امام طحاوی کو طبقات مجتہدین میں شمار کیا گیا ہے باوجود اسکے کہ اُن کا میلان حنفیت کی جانب ہے۔ تاہم اسی کتاب میں سینکڑوں مقام میں مذہب حنفی سے الگ ہو کر مجتہدانہ کلام کیا ہے۔ امام بخاریؒ (جو امام المحدثین کے لقب سے ممتاز ہوئے) کی گو اس خاص باب میں کوئی مستقل تصنیف نہیں ہے لیکن صحیح بخاری کے تراجم ابواب کا ایک بڑا حصہ اسی کی نذر انہوں نے کیا ہے اور منجملہ دیگر مقاصد کے تراجم ابواب کا یہ ایک بڑا مقصد ہے۔ شراح صحیح بخاری نے اس میں بڑی مبسوط بحثیں اپنے اپنے مقام پر لکھی ہیں امام ابن خزیمہ کی گو کوئی مستقل تالیف اس باب میں میری نظر سے نہیں گزری لیکن اُن کا دعوے تھا کہ لا اعرف حدیثین متضادین فمن کان عندہ فلیاتنی لاولف بینھما۔ شرح الفیۃ العراقی۔ یعنی میرے علم میں ایسی حدیثیں نہیں ہیں جن میں تعارض اور اختلاف ہو۔ اگر کسی کے پاس ایسی حدیثیں ہوں تو وہ میرے پاس لائے کہ میں اُن میں توفیق دوں۔ ان مصنفین نے بھی اس فن کا استیعاب نہیں کیا ہے بلکہ اصول بتائے ہیں کسی نے اختصار کے ساتھ کسی نے بسط کے ساتھ۔ جزئیات کا ضبط ہر فن میں مشکل ہے بالخصوص اس میں کہ انسان کی فہم مختلف ہوتی ہے یہ اچھی طرح

ahmadimuslim.de

ممکن ہے کہ جن دو حدیثوں میں عمر تخالف خیال کر رہا ہے زید کے خیال میں تخالف نہو۔ یا عمر نے توفیق کی دوسری صورت خیال کی زید کا مبلغ علم اُس کے خلاف کہہ رہا ہے۔

دو حدیثوں میں تطبیق و توفیق کے لئے شواہد یا سند کا ہونا ضرور ہے۔ قرینہ لفظیہ ہو یا معنویہ یا اسی طرح کا کوئی اور مرجح (یہ ایک جملہ معترضہ تھا) جناب مولینا ابو الوفا صاحب نے اس عنوان کا مذاکرہ اخبار گہر بار اہل حدیث میں قائم کر کے اہل اسلام پر عموماً ایک بڑا دروازہ علم کا کھولنے کا قصد فرمایا ہے۔ اگر یہ مذاکرہ علمیہ قائم رہا اور اہل علم نے اس طرف توجہ کی تو بڑے بڑے شکوک لوگوں کے رفع ہو جائیں گے جو فن حدیث کے متعلق اُن کی کم علمی سے ہوا کرتے ہیں واللہ الموفق وھو ولی التوفیق

مذکورہ دو حدیثوں میں توفیق کمترین کے خیال ناقص میں یہ ہے کہ حدیث کل مولود یولد علی الفطرۃ میں فطرۃ سے مراد توحید ہے (جیسا کہ خود جناب مولانا ابو الوفا صاحب نے بھی اس کی جانب اشارہ فرمایا ہے) اس پر دو سندیں ہیں۔ پہلی سند قرینہ لفظیہ سیاق ہے جو اس حدیث کے دوسرے جملے میں ہے فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کیونکہ یہودیت اور نصرانیت اور مجوسیت اس حدیث میں فطرۃ کا قسیم واقع ہوئے اور یہ تینوں توحید کے ضد و مخالف ہیں اس لئے فطرۃ سے توحید مراد ہے۔ حدیث کے دونوں جملوں کے ملانے سے مطلب یہ پیدا ہوا کہ ہر بچہ توحید[۵۱] پر پیدا ہوتا ہے لیکن توحید کے خلاف اُس کے ماں باپ اُسے یہودیت کی تعلیم کرتے ہیں یا نصرانیت کی یا مجوسیت کی۔ جس طرح حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں مولی کے معنی باوجود متعدد[۵۲] ہونے کے مولے سے محب اور دوست مراد لیا جاتا ہے۔ اور سند میں قرینہ لفظیہ سیاق حدیث پیش کیا جاتا ہے جو اسی حدیث کا آخری جملہ ہے (اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ) اے خدا جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اُس سے دشمنی رکھے اُسے تو دشمن رکھ۔ اس آخری جملے نے بتا دیا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں مولی سے مراد محب ہے جو عدو کا مخالف ہے۔

دوسری سند اس دعوے پر کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ میں فطرۃ سے مراد توحید یعنی دین آلہی ہے آیہ کریمہ قال اللہ تعالی فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ سورہ روم (اپنا چہرہ دین آلہی یعنی توحید کی طرف سیدھا کرو یکسو ہو کر۔ لازم پکڑو اللہ کی فطرۃ کو جس پر تمام لوگوں کو پیدا کیا خدا کی تخلیق میں کچھ بدلنا نہیں ہے۔ یہی یعنی فطرۃ یا فطرۃ کو لازم پکڑنا سیدھا دین ہے) اس آیہ کریمہ میں فطرۃ اللہ کے قبل دین آلہی کا لفظ وارد ہوا جس کی طرف چہرہ سیدھا کرنے کا حکم دیا گیا اسکے بعد فطرۃ کا لفظ وارد ہوا۔ اور اُس کے التزام کا حکم دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ یہ فطرۃ ایسی چیز ہے جسے انسان چھوڑ سکتا ہے جس طرح دین آلہی چھوڑ سکتا ہے لیکن دونوں کے التزام کا حکم دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فطرۃ سے جبلی چیزیں نہیں مراد ہیں جو بدل نہیں سکتیں بلکہ یہ وہی آلہی مراد ہے جس کے التزام کا حکم پہلے جملہ میں دیا گیا ہے۔ پس اس آیت کا سیاق بتا رہا ہے کہ فطرۃ اللہ سے مراد دین آلہی ہے اور خود فطرۃ اللہ کی عبارت کی ترکیب نحوی بتا رہی ہے کہ فطرۃ اللہ سے مراد جبلی چیزیں نہیں ہیں۔ آگے اس آیت کا سیاق کہہ رہا ہے کہ ذالک کا اشارہ یہی فطرۃ اللہ یا التزام فطرۃ اللہ ہے جس کو دین آلہی کہا گیا پس سیاق آیت سے بھی معلوم ہوا کہ آیہ میں فطرۃ اللہ سے مراد توحید و دین آلہی ہے۔ اور جب آیہ میں یہی معنی مراد لیا گیا جس میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے کہ تمام لوگوں کی خلقت اسی فطرۃ اللہ پر واقع ہے پس حدیث کل مولود میں بھی یہی معنے مراد ہیں کیونکہ اس حدیث میں بھی یہی کلیہ فطر الناس علیہا کا مذکور ہے۔

ایک دوسری حدیث میں بھی یہی فطرۃ کا لفظ وارد ہے اور وہاں فطرۃ سے اسلام یا دین آلہی مراد ہے فرمایا۔ خمس من الفطرۃ یعنی پانچ باتیں فطرۃ سے ہیں۔ ناخن ترشوانا لب کے بال ترشوانا۔ بغل اور زیر ناف کے بال صاف کرنا۔ ختنہ کرنا۔ انگلیوں کے جوڑوں کو خوب دھونا۔ یہاں بھی فطرۃ سے جبلت نہیں مراد ہے بلکہ وہی آلہی مراد ہے۔

رہی یہ بات کہ دین آلہی یعنی توحید کو فطرۃ سے کیوں تعبیر کیا۔ یہ ایک ایسی بحث ہے کہ اس پر مدتوں...... خامہ فرسائی کیجا چکی ہے اور یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ دین آلہی بالکل فطرۃ انسانی کا مقتضے ہے۔ اگر اسباب خارجی نہ پیدا ہوں تو انسان دین آلہی (توحید یعنی اسلام ہی کو اختیار کرے گا اور بس۔ لیکن خارجی اسباب (ماں باپ کی تعلیم قوم کا پاس یا قومی اور ملکی رسم و رواج کی پابندی یا طمع دنیاوی وغیرہ وغیرہ) ایسے پیش آتے ہیں جن کی وجہ سے انسان اسلام یا دین آلہی کو ترک کر کے مشرک وغیرہ بن جاتا ہے جسکو فابواہ یھودانہ سے تعبیر کیا حالانکہ کچھ ماں باپ کی خصوصیت نہیں ہے یہ ایک اتفاقی جملہ ہے بعض اتفاق استاد کا اثر قوم کا اثر بھی پڑتا ہے اور اس کی وجہ سے دین آلہی فطرۃ سے الگ ہو جاتا ہے۔

لیکن دوسری حدیث اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ واذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ (جب سنو تم کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اُس کا یقین کر لو اور جب تم کسی آدمی کو سنو کہ اپنی جبلت سے بدل گیا تو اُسے نہ مانو وہ لا محالہ اپنی جبلت کی طرف پلٹے گا)۔

اس حدیث میں خلق سے مراد اُس کی طبیعت اور جبلت یا مزاج ہے کسی کو خلاق عالم نے شیر کا مزاج دیا ہے کسی کی طبیعت بکری جیسی بنائی۔ کسی کی طبیعت میں حاتم کا خاصہ ہے۔ کسی کی طبیعت میں عرقوب جیسی بخیلی کا نمونہ۔ کوئی ذہانت میں آفت کا پتلا ہے۔ کوئی غائت درجہ کا غبی۔ کوئی قسی القلب ہے۔ کوئی رقیق القلب کوئی منصف مزاج ہے کوئی ظالم۔ اسی کو فرمایا۔ الا ان بنی آدم خلقوا علی طبقات شتی یعنی بنی آدم مختلف طبقے پر پیدا کئے گئے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ خلاق عالم

۵۱ یعنی اگر کوئی خارجی سبب پیش نہ آئے تو انسان کی طبیعت توحید آلہی اختیار کریگی اور بس +

۵۲ مولی کے معنے محبت۔ حاکم۔ غلام۔ حامی۔ ناصر وغیرہ ہیں۔

نے جس کی جیسی طبیعت اور مزاج بنا دیا ہے اُس سے وہ بدل ہی نہیں سکتا اگرچہ ہزاروں تکلف سے اُسے چھوڑنا چاہے پھر بھی کبھی نہ کبھی اُس کا ظہور ہو جائیگا۔ اسی کو شیخ نے ایک مختصر جملے میں ادا کیا ہے ؎

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود

ایضاً از مولوی عبدالحمید صاحب

(از حیدرآباد دکن)

علامہ ابن تیمیہؒ نے کہا فطرۃ سے مراد دین ہے۔ لہذا پہلی حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اُس میں اسلام کے قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہے مگر چونکہ تقدیر الٰہی میں اُس کا یہودی نصرانی یا مجوسی ہونا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یہودی۔ نصرانی یا مجوسی کے گھر پیدا ہوتا ہے اور اُس کے ماں باپ اُس کو تہوید یا تنصیر کی طرف لے جاتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر اس کا یہ مطلب ہوا کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا غیر ممکن ہے ؎

سچ ہے نہیں ٹلتا جو مقدر کا لکھا ہو

اب دوسری حدیث کو لیجئے جس کے معنی بالاختصار یہ ہیں کہ ؎

ممکن ہے ٹل جائے جبل اپنے مقر سے
لیکن کبھی تبدیل جبلت نہیں ہوتی

مطلب یہ کہ ہر ایک امر تقدیر سے ہے یہاں تک کہ نادانی اور دانائی مثلاً کسی شخص کی جبلت میں شقاوت مقدر کی گئی ہے تو اگر اُس کی ہزار تعلیم و تربیت کی جائے لاکھ تدابیر عمل میں لائی جائیں اور کیسے ہی پند و نصائح کی جائے وہ کبھی سعید نہیں ہونے کا ؎

اگر صد باب حکمت پیش ناداں
بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

خلاصہ یہ کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا غیر ممکن ہے جف القلم بما ہو کائن۔ اب اگر دونوں حدیثوں کے مطلب کو ملایا جائے تو دونوں کا مطلب ایک ہی نکلے گا کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا ممکن نہیں[1]۔ پس معلوم ہوا کہ دونوں حدیثوں میں تطبیق تامہ ہے اور کسی قسم کا معناً تعارض یا تخالف نہیں۔ اور اعلیحضرت حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کی ہر حدیث کی یہی حالت ہے مگر علم فراواں عقل سلیم تلاش بے پایاں اور چشم بینا چاہیئے۔

ایڈیٹر ہر ایک مذاکرہ کی مدت دو مہینے مقرر ہے جو ختم ہے۔ لہذا یہ مذاکرہ بھی ختم کیا جاتا ہے۔ خاکسار ایڈیٹر کی رائے کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کی اصل عادت نہیں بدلتی اُس کا تعلق بدل جاتا ہے۔ مثلاً اپنے خلاف منشار سننے یا دیکھنے سے رنجیدہ ہونا ایک جبلت ہے یہ نہ بدلے گی۔ البتہ یہ بدل جائے گا کہ کسی زمانہ وہ اسلام کو اپنے خلاف منشار جانتا تھا مگر اب کفر کو خلاف منشار جانتا ہے تو جتنا وہ اسلام پر رنجیدہ ہوتا تھا اتنا ہی اب کفر پر رنجیدہ ہوگا جسکی مثال حضرت عمرؓ وغیرہ کافی ہیں۔ یہ مطلب ہے دوسری حدیث کا۔

انسان کا اپنے خالق سے ایک تعلق ہے جسکو فلسفی اصطلاح میں علت و معلول کا تعلق کہا جاتا ہے اُس تعلق کا نام حدیث اول میں "فطرت" ہے وہ تعلق تبدیل نہیں ہوتا اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (پ ۲۱ ع ۶)

یعنی اُس فطرت (تعلق) کو ملحوظ رکھو جس پر خدا نے سب لوگوں کو پیدا کیا ہے اُس فطرت میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ طریقہ بڑا مضبوط ہے مگر بہت سے لوگ اس تعلق کو نہیں جانتے"

اس آیت اور حدیث میں جس فطرت (تعلق) کا ذکر ہے توحید اس کے بہت قریب ہے۔ اسلئے جن مفسرین اور شارحین نے اس فطرت سے توحید مراد لی ہے وہ بلحاظ قرب کے صحیح ہے ورنہ توحید اس کا مصداق نہیں کیونکہ اس فطرت کے حق میں لَا تَبْدِیْلَ غیر متبدل فرمایا ہے اور توحید کو تو ہم متبدل پاتے ہیں کہ ایک وقت میں ایک شخص موحد ہے تو دوسرے وقت میں مشرک ہو جاتا ہے علاوہ اس کے شریعت میں جن باتوں کا حکم ہے وہ اختیاری ہیں۔ فطری امور کی تکلیف شرع نہیں دیتی اسی لئے جن لوگوں کو اضطراراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا علم تھا اُن کو بغیر تصدیق اختیاری کے کوئی اجر نہ ملا اور نہ ملیگا۔

مختصر یہ کہ فطرت بھی (جو حدیث اول میں ہے) غیر متغیر ہے اور ما جبل علیہ (خُلق) جو حدیث ثانی میں ہے نیز غیر متبدل ہے۔ مگر یہ اور ہے اور فطرت اور۔ فطرت اُس تعلق کا نام ہے جو خالق و مخلوق میں نسبت علت و معلول ہے اور خُلق غیر متغیرہ وہ خصلت ہے جسکو ہندی میں سبھاؤ کہتے ہیں جو لڑکپن میں متین ہے وہ ہمیشہ تک متین رہیگا جو لڑکپن میں اوچھا ہے وہ ایسا ہی رہیگا تقاضا عمر سے کمی بیشی ممکن ہے مگر انقلاب ممکن نہیں۔ پس دونوں حدیثیں جیسی کہ اعلےٰ فلسفہ الٰہیات کی مُظہر ہیں باہمی متفق بھی ہیں فالحمد للہ۔

ایک عجیب فتویٰ

ہمارے مہربان قاضی عبدالاحد صاحب راولپنڈی نے اپنی اُسی کتاب میں جس کا ذکر پچھلے پرچہ میں صفحہ ۲ پر ہے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ثناء اللہ حرامخور ہے کیونکہ اُس کا پیشہ اخبار نویسی ہے جس کی بابت نواب صدیق حسن خان مرحوم نے لکھا ہے کہ پیشہ اخبار نویسی حرام ہے"

کون پوچھے کہ دلیل کیا۔ کون سی آیت سے یا کونسی حدیث سے نواب صاحب مرحوم کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ تو اُس کو کہیں یا دہ سُننے جس کو تحقیق حق سے کچھ مطلب ہو۔ اس لئے میں قاضی صاحب کی جہالت کا اظہار اس وجہ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایک اور آسان طریق سے ناظرین کو اُن کے حال زار پر اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ جناب قاضی صاحب نواب صاحب مرحوم کے قول کو بھی نہیں سمجھے۔ نواب صاحب کی مراد ملکی اخبار ہیں جن میں کچھ ادھر کی کچھ اُدھر کی سچی جھوٹی خبریں اور خوش آمدیں ہوتی ہیں۔ اخبار اہل حدیث تو برائے نام مجازی طور پر اخبار ہے ورنہ در اصل یہ ایک مذہبی کتاب ہے حدیث کی معقول شرح ہے۔ قرآن کی منقول تفسیر ہے فتاوےٰ کا مجموعہ ہے۔ مذہبی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ ایسی کتاب کا تصنیف کرنا حرام ہے تو اس حرام کے مرتکب نواب صاحب

[1] سوال تقدیر سے نہیں تھا بلکہ تطبیق بین الحدیثین سے تھا۔ مجیب ہذا احباب سوال پر غور کر لیا کریں (ایڈیٹر)

سہل و مطالب - اتفاق کا سبق

ahmadimuslim.de

اور خود قاضی صاحب کیوں ہوتے ہیں۔

ہرگش بگیر تا بہ تپ راضی شود | یہ ایک بہت پرانی اور صحیح مثال ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قاضی صاحب کو موت کی خبر سناؤ تو وہ بخار چڑھوا لینے پر راضی ہونگے۔ اس لئے اُن کو بتلاتا ہوں کہ اسی قسم کی حرامخوری یعنی اخبار نویسی آپ کے امام زادے اور پیر کے جانشین مولوی عبدالغفور غزنوی نے بھی کی تھی جس نے اخبار اہل سنت والجماعت نکالا تھا جو نہ چل سکا تو بند کیا۔ مگر اپنی طرف سے حرامخوری میں کسر نہ رکھی تھی قاضی صاحب! اب بھی سمجھے یا کسر ہے؟

ناظرین! دیکھا قاضی صاحب پر تعصب نے کس قدر غلبہ کر رکھا ہے۔ اسی لئے تو اپنے ہمنجالوں کو ہمارے حق میں سُناتے اور سکھاتے ہیں ؎

جو نکلے جہاز اُن کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

یہ مضمون بڑی محنت کا نتیجہ ہے آریوں کو اس پر کافی غور کرنا چاہئے معقول ہو تو قبول کریں ورنہ جواب دیں (اڈیٹر)

اگر بنظر تحقیق دیکھا جاوے تو وید چند اسمار کا مجموعہ ہے اور مہابھارت اور بھاگوت ان کی مفصل تواریخ اور سرسوتی ندی کا اردگرد جائے سکونت جسے عموماً برہماورت کہتے تھے جس کی چوٹی پر شوالک پہاڑ اور پاؤں تلے ہریانہ کی زمین اور دایاں بازو اتری پانچال اور بایاں بازو دکھنی پانچال ہے اور پیٹ ملک مالوہ ہے۔

جس طرح لحاف میں چار چیزیں ہوتی ہیں۔ اَستر ابرہ۔ روئی اور سُوت۔ اور ایک بن دوسرا بیکار ہے اسی طرح مذکورہ بالا چاروں سے مل کر ایک پتلا تیار ہوتا ہے اور ایک بن دوسرا بیکار ہے پس ویدوں کا علم حاصل کرنے کے لئے مہابھارت اور بھاگوت اور مذکورہ بالا ملکوں کی سیر ضروری ہے انسان جب تک ان سے واقف نہیں ہوتا ویدوں سے آگاہ ہرگز نہیں ہوتا اور ناواقفی کی بدولت ویدوں کے علوم اور ہندوستان کی تواریخ پر پردہ پڑتا چلا جاتا ہے۔ اور عوام ہنود اپنا قدیم مذہب چھوڑ چھوڑ دہریہ آریہ وغیرہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ جس دن سے دیانندی مت چلا اور ہندوستان میں پریس کا سلسلہ شروع ہوا ہے جب سے ہزاروں شاعر نئی نئی تصنیفیں ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں اور ہر ضلع کی جو ڈیشلی نئی نئی کتابوں سے پٹی پڑی ہے مگر سب بے سود۔ جسے دیکھو وہی کورے جھوٹ کا مجموعہ ایک نیا افسانہ ہے یا اقلیدی مضمون اور نئی روشنی کا پرواز ہے کسی کا مصنف ویدوں کے معنی پلٹتا ہے کوئی کسی کتاب میں محرف بتاتا ہے کوئی توہین بعض و تکفیر بعض کا قائل معلوم ہوتا ہے اور اُن کی ناجائز کوششوں کے ذریعے ہندوستان کے قدیم حالات پر دن بدن پردہ پڑتا چلا جاتا ہے اگر ایک مدت دراز تک یہی حالت طاری اور عادت جاری رہی تو ہندوستان کا قدیم مذہب بالکل نیست ہو جاوے گا اور اس کی پرانی تواریخ کا نام و نشان مٹ جاویگا پھر اس کا نام لیوا یا پانی دیوا ایک بھی نظر نہیں آوے گا کیونکہ وہی لوگ اس کے منظہر ہیں اور وہی اس کے پھیلانے کے مصر ہیں۔

دیانندی خیال کے موافق اگر منو وغیرہ کتابوں کو محرف مانا جاوے تو ویدوں کے رشیوں اور شاستروں کے بنانے والوں اور محافظوں کی شان میں سخت بدگمانی پیدا ہوگی کہ سارے خیانت کار تھے کہ دھرم جیسی چیز میں اپنا تصرف کر گئے اور جان بوجھ کر دھوکہ دے گئے اور ممکن ہے کہ کسی ایک آدھ نے کی اور سب کے سر پر پڑی بحکم آنکہ ؎

چو از قومے یکے بے دانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نہ بینی کہ گاوے در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

اور پنڈت دیانند جی رشیوں میں شمار ہونے کے سبب پہلوں کا نمونہ ہی قرار دیا جاوے گا اسلئے پرانی کتابوں کو مانتے ہوئے پرانی کتابوں کو محرف بتانا یا خود ان میں تحریف کرنا اور دوسرے کے ذمہ لگانا نہایت ہی معیوب ہے۔

پنڈت دیانند اگر سیاح ہوتے تو ویدوں کے معنے پلٹنے کے درپے نہ ہوتے بلکہ قدیم رشیوں اور منیوں کے آثار دیکھکر خوش ہوتے اور ادب سے سنتے تھے۔ کیونکہ وہ آثار ان کی ہستی کا ثبوت ہیں۔ جن کے نام نامی ویدوں کے جملوں میں آئے یا عبارت میں مربوط ہیں۔ افسوس کہ انہوں نے باوجود مجرد ہونے کے سیاحت نہ کی ستلج اور جمنا کے درمیانی حصہ دنیا کی اور ضلع سیالکوٹ کی سیر نہ کی۔ رشیوں منیوں کے مکانوں برتنوں وغیرہ کے نشانوں کی زیارت سے محروم رہے وہ اس وقت زندہ ہوتے تو میری خامہ فرسائی اور سیر و سیاحت کی داد دیتے۔ میری کتاب میں اور جھوٹے لوگوں کی تصنیفات میں بڑا فرق ہوگا کیونکہ انہوں نے حق چھپانے کی نیت سے اصلی مضمون چھپائے اور بے بنیاد خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اور میں نے حق ظاہر کرنے کی نیت سے اصلی مطالب پر سے پردہ اٹھایا اور واقعی اور خیالات کو ظاہر کیا ہے۔

اُن کی نیت تو چھپانا اور چھپانا مدعا تھا۔ سو پوری ہو گئی میری نیت اصلیت کا اظہار ہے۔ سو وہ بھی پوری ہو گئی وہ منزل پر پہنچ گئے مجھے پہنچنا ہے تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

(باقی باقی)

انجمن اہل حدیث جہلم کا سالانہ جلسہ

اس جلسہ کی کیفیت معاصر سراج الاخبار جہلم نے شائع کی ہے۔ اخبار مذکور اور اس کا سٹاف خیریت سے بہت پرانے حنفی اور اہلحدیث سے خاص نسبت اور تقابل رکھنے والے ہیں اسلئے

ایک حصہ مانتے ہیں۔ ایک سے منکر ہیں

جلسہ کی بعض تقریروں پر جو ان کے خیال کے خلاف تھیں پیچتے ہوئے چند اعتراض بھی کئے ہیں۔ بہر حال معاصر مذکور کی مرقومہ روئداد درج ذیل ہے:۔

(اہلحدیث)

جہلم جیسے ایک چھوٹے سے قصبہ میں اگرچہ اس سے پہلے کئی ایک انجمنیں بنائی گئیں ہیں مگر ان کے ممبروں کی کم توجہی سے جلدی وہ کالعدم ہو گئیں اور انجمن اہلحدیث جس کو قائم ہوئے ۲ سال ہوئے ہیں اسے مستحکم اور مضبوط بنانے کے لئے اہالیان کمیٹی ایسی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں کہ جس کو دیکھکر ایک حیرت طاری ہوتی ہے۔ چنانچہ اب کے دوسرے سالانہ جلسہ کا پہلے سے بھی بڑھ چڑھکر ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ جس نے بڑے بڑے شہروں کی انجمنوں کا جلسہ دیکھا ہے وہ اس جلسہ کو انصاف سے دیکھکر یہ کہہ سکتا ہے کہ بڑی انجمنوں کے جلسوں سے یہ جلسہ کسی پہلو سے کم پایہ پر نہیں رہا۔ اس کی تیاری کے لئے شہر کے موزوں مقامات پر جا بجا سرخ رنگ کے کپڑے پر سنہری جلی حروف میں خوشخط انجمن کا نام آویزاں کیا گیا۔ اور جلسہ گاہ کا پنڈال نہایت خوب صورت بنایا گیا تھا۔ اس کے سامنے موٹے سنہری حروف میں سڑک کے درمیان میں بہت بلند سرخ کپڑے پر ایک طرف انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ اور دوسری طرف گاڈ سیو دی کنگ اینڈ دی امپریس اینڈ دا انگرائے لکھا ہوا آویزاں تھا۔ اور اس کے نیچے پنڈال میں داخل ہونے کے لئے ایک نہایت خوبصورت چوبی محراب دار دروازہ جس پر موٹے حروف سنہری میں انجمن اہلحدیث جہلم کا دوسرا سالانہ جلسہ لکھا ہوا دل کش نظر آ رہا تھا اور دروازہ کے دائیں بائیں چوبی جنگلہ نگدار لگایا گیا تھا اور دروازہ سے سٹیج یعنی چبوترے تک ایک چھوٹی سی سڑک بنائی گئی تھی جسکے دونوں طرف گلدار خوب صورت پودے گملوں میں رکھے ہوئے تھے اور سٹیج کو ایسا سجایا گیا تھا کہ فرش کر اونچی وسیع مربع جگہ میں چوبی تختے بچھا کر دریاں اور اعلےٰ اقسام کے قیمتی اور نفیس ایرانی۔ کشمیری غالیچے بچھائے گئے تھے اور اس پر ایک میز رکھا ہوا تھا۔ جس پر ریشمی رنگ سبز اور سرخ جھالردار ٹیبل عجب بہار دکھا رہا تھا اور اس پر شیشے کے خوب صورت گلاسوں میں گلدستے روح افزا معلوم ہوتے تھے جس کے پاس کھڑے ہو کر وعظ وغیرہ کئے جاتے تھے اور چبوترے کا دروازہ الگ بنایا ہوا تھا جسکی پیشانی پر سرخ کپڑے پر سنہری بخط عربی ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ لکھا ہوا چبوترے کی خوب صورتی پر چار چاند لگا رہا تھا اور سامعین کی نشستگاہ کے لئے دریاں بچھی ہوئی تھیں اور دریوں کے پیچھے کرسیاں اور بنچ رکھے ہوئے تھے اور جلسہ گاہ کے اوپر ایک نہایت عالیشان بہت بڑا جھالردار شامیانہ جسکے ہزار دو ہزار آدمی بیٹھ سکتے تھے اور سردی سے محفوظ رہ سکتے تھے جو چھت کا کام بخوبی دے سکتا تھا لگایا ہوا تھا اور رات کو گیس وغیرہ کی روشنی سے یہ سارا پنڈال بقعہ نور نظر آتا تھا۔ جس محنت اور سعی جمیلہ سے اراکین انجمن نے اس کو شاندار بنانے میں کوشش کی وہ لفظوں میں ادا نہیں ہو سکتی۔ اس آرائشگاہ کو دیکھکر یہ شعر یاد آتا تھا ؎

اگر فردوس بر روئے زمین ست
ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

بیرونجات کے مہمانوں کی رہائش کے لئے بڑے عمدہ وسیع مکان لئے گئے اور تمیز کے لئے ان مکانوں کے دروازوں پر قیامگاہ انجمن اہل حدیث جہلم لکھا ہوا لگا تھا۔ اور خوراک کا انتظام بھی کافی تھا تین دن متواتر دن رات گوشت روٹی۔ پلاؤ زردہ۔ فرنی اور چاء وغیرہ سے مہمان نوازی کیگئی۔

اجلاس مطابق پروگرام تین روز ۱۵-۱۶-۱۷ جنوری ۱۹۱۵ء کو دن کے دس بجے سے شروع ہو کر رات کے گیارہ بجے تک ہوتے رہے۔ ہر ایک اجلاس کے شروع ہونیکے وقت اول منشی عبدالرحمن صاحب پریزیڈنٹ انجمن اہلحدیث وعظ و لکچر وغیرہ کے مضمون سے حاضرین کو مطلع کر دیتے تھے۔ اور اجلاس کا پریزیڈنٹ کا انتخاب کرتے تھے۔ لکچراروں۔ سپیکروں اور واعظین سے حافظ عبدالحی صاحب عرف بھنڈا اور حافظ محمد حسین صاحب امرتسری کی نظموں، مولوی حاجی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی اور مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے وعظوں سے لوگ بہت متاثر اور محظوظ ہوئے خصوصاً غازی محمود (دھرمپال) کا لکچر نہایت موثر اور قابل تعریف تھا۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کا وہ وعظ جو ۱۷ جنوری کو ۲ بجے شروع ہوا جس کا مضمون اہلحدیث کی ابتدا تھا۔ سننے کو بہت لوگ جمع ہوئے کیونکہ انکو خیال تھا کہ آپ صحابہ کرام کے عہد یا تابعین تبع تابعین کے زمانہ میں قرآن و حدیث پر چلنے والوں کو اہلحدیث پکارا جانا ثابت کر کے اپنا اور اپنی جماعت کا نام اہلحدیث مقرر کرنا صحیح ثابت کریں گے مگر افسوس برعکس اسکے جو آپ نے تقریر کی وہی پرانی باتیں تھیں کہ ائمہ اربعہ نے جو اپنی تحقیق سے فقہ کے مسائل قرآن و حدیث سے اخذ و استنباط کر کے لکھوائے ہیں اور اس طرح سے فرقہ بندی کر دی ہے یہ سراسر بدعت ہے اس دیوار کو گرا دو اور ظاہر حدیث مندرجہ کتب حدیث پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن حاضرین کو مولوی صاحب کے اصل مطلب کے اثبات سے گریز پر تعجب نہ کرنا چاہئے کہ وہ فی الواقعہ لفظ اہل حدیث کی قدامت ثابت نہ کر سکے

ملہ میں نے یہ نہیں کہا کہ ائمہ اربعہ نے فرقہ بندی کی۔ معاذ اللہ۔ ہمارا تو مذہب ہے کہ ائمہ اربعہ پکے اہل حدیث تھے۔ انہوں نے تو فرقہ بندی سے سخت منع فرمایا ہے۔ بلکہ یہ کہا تھا اور اسپر حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کی شہادت دی تھی کہ چوتھی صدی میں فرقہ بندی شروع ہوئی ہے جو نہایت قبیح ہے۔ معلوم نہیں غلط بیانی سے کیا فائدہ سوچا گیا۔

ملہ خوب کہی لفظ اہلحدیث کی قدامت تو وہ ثابت کرے جو لفظ پرست ہو میں نے تو صاف کہا تھا کہ ہم اہلحدیث کا لقب مذہبی نہیں جانتے ہمارا مذہب اس لفظ کا تابع نہیں بلکہ ہمارا مذہب قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہے۔ کوئی شخص قرآن و حدیث پر عمل کرے بیشک اہلحدیث نہ کہلاوے بھی اہلحدیث ہے کیا اڈیٹر صاحب سراج الاخبار بھی اسکی اجازت دیگا؟

نماز از مرحوم ... اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادات سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت قیمت ۴/ ملنے کا پتہ

تھے۔ کیونکہ وہ زمانہ ائمہ اربعہ کے بعد موضوع ہوا ہے اور اہل حدیث اُن علماء محدثین کو کہتے تھے جو حافظ الحدیث [لہ] اور جامع کتب احادیث تھے اور یہ اُن کا وصفی اور لیاقتی نام تھا۔ اب اُن کا یہی نام اپنے لئے مقرر کرلینا صرف غلط ہی نہیں بلکہ ایک جاہل کو عالم و مولوی کہکر صریحاً علم حدیث اور اُس کے عالموں کی ہتک میں داخل ہے۔ ائمہ اربعہ کے اتباع سے آپ کو عار تھی تو پھر آپ کو متبع اہلحدیث یا عامل بالحدیث اپنا نام مقرر کرنا تھا مگر آپ ایسا کیوں کرتے آپکو تو اپنی مشیخت قائم کرنی اور ائمہ اربعہ کی طرح امام المسلمین بننا مدنظر تھا۔ اس لئے اپنے لئے اہلحدیث کا نام مقرر کرکے فرقہ بندی میں ایک نمبر اور بڑھا دیا اور اُس پر طرہ یہ کہ فرقہ بندی کی دیوار گرادو۔ یہ تو بعینہ دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت والی مثال ہوئی + (سراج الاخبار ۱۰ جنوری)

تقریظات (ریویوز)

حل مشکلات بخاری حصہ دوم وسوم

شائقین کو مژدہ سُنایا جاتا ہے کہ خدا کے فضل سے حل مشکلات کا دوسرا اور تیسرا حصہ بھی طبع ہوکر تیار ہوگیا ہے اس کے مضامین کی تفصیل حسب ذیل ہے

حصہ دوم میں پہلے تو کتاب الجرح علی البخاری (حصہ اول) کے بقیہ مضامین (جو تین شخصوں کے مضامین کے مجموعہ تھے (۱) سید محمد غوث سکھو چکی گورداسپوری (۲) ایڈیٹر اہلفقہ امرتسر (۳) عبداللہ طالب العلم بہاری) کا مفصل جواب دیا گیا ہے اُس کے بعد ضمیمہ میں اخبار اہل فقہ جلد اول و جلد دوم و جلد سوم کے اُن متفرق مضامین کا جواب دیا گیا ہے جو جرح علی البخاری میں مختلف نامہ نگاروں (مثلاً علی احمد طالب العلم امرتسری۔ حکیم غلام رسول امرتسری۔ حسن میاں پھلواروی مرحوم فضل احمد صدیقی جوگہ پوری۔ سید نورالدین بنگلوری محمد جمیل طالب العلم بدایونی۔ محمد محی الدین گلزار باغ پٹنہ حق گو صاحبہ سید محبوب شاہ و اتہ۔ ایڈیٹر اہلفقہ وغیرہ) کے قلم سے نکلے تھے۔

حصہ سوم میں کتاب الجرح علی البخاری حصہ دوم کا جو ابھی حال میں شائع ہوئی ہے کا نصف سے زیادہ جواب بڑی تفصیل سے دیا گیا ہے۔ اور جن حضرات کے مضامین کا جواب دیا گیا ہے اُن کے نام یہ ہیں:۔ (۱) مولوی عبدالکریم پٹنوی (۲) اڈیٹر اہل فقہ (۳) حکیم غلام رسول امرتسری (۴) پیر غلام مصطفےٰ امرتسری (۵) اڈیٹر سراج الاخبار جہلم ان حضرات کے بقیہ مضامین کے جواب میں حل مشکلات کا حصہ چہارم زیر تحریر ہے۔

جن احباب کے پاس حل مشکلات کا حصہ اول موجود ہے وہ اس حصہ دوم و سوم کو بھی جلد خرید کر اپنی کتاب کو مکمل کریں۔ دیگر صاحب بھی کُل حصص کو دیکھنے اور خریدنے کی کوشش بلیغ فرمائیں۔ قیمت حصہ اول ۸؍ حصہ دوم و سوم ۸؍ محصول علاوہ۔ واضح رہے کہ حصہ دوم و سوم دونوں ایک ساتھ مطبوع ہیں۔

اجتلاب المنفعہ

یہ وہی رسالہ ہے جسکیلئے احباب مدتوں سے مشتاق تھے اس میں ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے سوانح لکھے گئے ہیں بحمد اللہ کہ یہ بھی طبع ہوکر تیار ہوگیا ہے۔ اردو میں ائمہ اربعہ کی ایسی کوئی مختصر اور دلچسپ سوانحعمری اب تک نہیں شائع ہوئی تھی۔ ہر مسلمان کو اسکا دیکھنا اور بچوں کو پڑھانا ضرور ہے عجیب قابلدید ہے۔ قیمت علاوہ محصول ۱؍

المشتہر منیجر سعید المطابع پریس

(محلہ دارانگر شہر بنارس)

اجتہاد وتقلید

اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کیگئی ہے قابل دید ہے قیمت ۳؍ (منیجر اہلحدیث)

لہ ہمیشہ فرقہ کا نام اہل علم ہی کے لئے ہوتا ہے پھر جو اُن کے اتباع یعنی اُن کی روش پر چلنے والے ہوتے ہیں وہ بھی انہی نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں حنفی کس کا نام ہے سنئے اور غور سے سنئے:۔

ان المذہب انما یکون لمن لہ نوع نظر واستدلال وبصر بالمذہب او لمن قرأ کتابا فی فروع ذالک المذہب وعرف فتاویٰ امامہ واقوالہ واما غیرہ ممن قال انا حنفی او شافعی لم یصر کذالک بمجرد القول کقولہ	مذہب تو اُس کا ہوتا ہے جس کو مذہب میں واقفیت اور سمجھ ہو۔ یا جسنے کوئی کتاب اُس مذہب کی پڑھی ہو اور اپنے امام کے فتاوے اور اقوال جانتا ہو لیکن جو ایسا نہیں اسکا کہنا کہ میں حنفی ہوں یا شافعی

انا فقیہ او نحوی (رد المحتار جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)	وہ صرف اتنا کہنے سے ایسا نہ ہو جائیگا۔

اُس کا یہ کہنا ایسا ہے جیسے وہ کہے میں نحوی ہوں یا منطقی ہوں؟

فرمائیے جناب آج جو لاکھوں بلکہ کروڑوں حنفی شافعی بنے پھرتے ہیں اس تعریف کے مطابق حنفی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ باوجود اس کے آپ اور آپ کے ہمخیال فخر کیا کرتے ہیں کہ ہم حنفی کروڑوں ہیں تو کن معنی سے؟ انہی معنی سے جن معنی سے ہمنے تبلایا۔ پس اہلحدیث بھی درحقیقت علماء حدیث تھے اور ہیں جو حدیث کو جانتے تھے یا جانتے ہیں مگر جو لوگ انکی تعلیم کے مطابق تقلید چھوڑ کر صرف قرآن و حدیث پر عمل کرنیکا اعتقاد رکھتے ہیں وہ بھی اہلحدیث ہیں جیسے آپکو چھوڑ کر آپکے ساتھ کے ہمرنگ حنفی ہیں حالانکہ وہ فقہ کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے۔ امید ہے اب تو آپ سب سمجھ گئے ہونگے۔

اب میں اپنی تقریر پر اختصار سے سُناتا ہوں جیسے کہا تھا کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں میں طبقہ اولے سب سے اعلےٰ اور افضل تھا۔ اُسی طبقے کی روش پر چلنے کا ہمکو حکم ہے۔ اُس طبقے میں جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو صاف پایا جاتا ہے کہ اُس زمانہ میں تفریق مذاہب نہ تھی بلکہ سب کے سب قرآن و حدیث پر عمل کرتے تھے۔ تفریق بقول شاہ ولی اللہ صاحب چوتھی صدی میں پیدا ہوئی۔ پس اس تفریق کو اُٹھا کر طبقہ اولے کی روش پر چلنا اہل حدیث کا مذہب ہے۔ فالحمد للہ۔

فتاوے

س نمبر ۸۰- ایک لڑکی نے زید کی بہن کا دودھ پیا۔ آیا وہ لڑکی زید کے نکاح میں آتی ہے یا نہ؟

(بندہ حکیم خیر محمد از ڈیرہ غازیخاں بلاک ۳۵)

ج نمبر ۸۰- بحکم حدیث یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب لڑکی مذکورہ زید کی بھانجی ہے اس لئے اُس پر حرام ہے (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۱- ایک شخص بزرگان دین میں سے مرگیا اور اُس کے مرثیہ میں کوئی شخص اُس کی صفت میں اشعار گائے تو ایسا گانا اور باجہ بجانا اور مرثیہ میں اشعار پڑھنا از روئے قرآن و حدیث صحیح و جائز ہے یا ممنوع۔

(حاجی ظہیر الدین سوداگر خریدار اہلحدیث ضلع بجرگا ڈاکخانہ جمال گنج)

ج نمبر ۸۱- ایسا کرنا منع ہے۔ ایک صحابی کو موت کے وقت بیہوشی سی ہوئی تو اُس کی عورت نے چلا چلا کر کہنا شروع کیا۔ ہائے میرے شیرا وغیرہ جب اُسے ہوش آیا تو اُس نے کہا تو مجھکو ایسا ایسا کہتی تھی مجھکو فرشتے دھمکاتے ہوئے کہتے تھے۔ کیا تو شیر ہے؟ کیا تو پہاڑ ہے؟ خبردار ایسا نہ کرنا۔ اس قسم کی رسومات دنیاداروں کی ہیں۔

س نمبر ۸۲- بائن طلاق کس کو کہتے ہیں اور بائن طلاق دینے سے عورت کو رجوع کر سکتے ہیں یا نہیں بعض لوگ بولتے ہیں کہ بائن طلاق دینے سے تین طلاق ہو جاتی ہے۔ حالانکہ تین طلاق کی عدت تین حیض ہیں۔ (عبد الرزاق از کنو ضلع شوبیو ملک برہما)

ج نمبر ۸۲- طلاق رجعی کی جب عدت گزر جائے اور رجوع نہ کیا جائے تو وہ طلاق بائن ہو جاتی ہے مثلاً کسی شخص نے آج ایک طلاق دی اُس کا حق تھا کہ تین ماہ کے اندر رجوع کر کے عورت کو اپنے پاس رکھ لے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ لیکن اگر اُس نے رجوع نہ کیا نہ اور طلاق دی یہانتک کہ عدت تین ماہ گزر گئی تو اب یہ طلاق بائن ہوگی۔ اس قسم کی طلاق میں عورت مرد راضی ہو جاویں تو نکاح درست ہے اور اگر تین طلاقیں تین ماہ میں واقع ہوئی ہیں تو وہ طلاق مغلظہ ہے اُس صورت میں جب تک بحکم لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ عورت (بغیر شرط طلاق) اور خاوند سے نکاح کر کے طلاق کی نوبت نہ آئے سابق خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی۔

اس کے سوا بھی بعض صورتیں طلاق بائن کی فقہا کے نزدیک ہیں جن میں فریقین کی رضامندی سے نکاح ہو سکتا ہے (۳ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۳- جو لوگ اُمی اَن پڑھ ہیں زبان عربی نہیں جانتے۔ اگر نماز میں بجائے قرآن اس کا ترجمہ (خواہ اُردو خواہ بنگلہ وغیرہ میں) پڑھ لے تو اُسکی نماز ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوگی تو اُس کی کیا دلیل ہے۔ اور اگر نہ ہوئی تو کیا؟

ج نمبر ۸۳- نماز میں قرآن مجید پڑھنے کا حکم ہے اور قرآن کی بابت فرمایا إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا نیز إِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پڑھنے کا حکم جب ہی ادا ہوگا جب عربی میں پڑھے گا۔ عربی کا ترجمہ کسی زبان کا ہے قرآن نہیں بلکہ اُس کا ترجمہ ہے اور حکم ہے فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

س نمبر ۸۴- کلمہ گو بے نماز پر جنازہ پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ (محمد عبد الرؤف عفا اللہ عنہ)

ج نمبر ۸۴- بے نماز جن لوگوں کے نزدیک کافر ہے اُن کے نزدیک اُس کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں خاکسار کے ناقص علم میں بے نماز کو اگر توحید و رسالت کی تصدیق ہے تو کافر نہیں گو فاسق ہے لہذا اُس کا جنازہ بھی جائز ہے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھے اُس کے پیچھے نماز اور اُس کا جنازہ بھی پڑھ لیا کرو والعلم عند اللہ۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۵- ایک جامع مسجد میں بہت روز سے مسلمان جمعہ و جماعت پڑھتے رہے۔ آج چند روز ہوئے مسجد مذکور کے امام نے ایک بیل سانڈ کو خصی کروا دیا لہذا چند لوگوں نے اُس جماعت قدیم کو توڑ کر اپنے محلے کے پنجگانہ مسجد میں جو کہ جامع مسجد سے بہت قریب ہے جمعہ پڑھنا شروع کر دیا امام قدیم کو خطاوار سمجھ کر اپنے کو جدا کیا۔ آیا امام قدیم خصی کروانے سے خطاوار ہے یا نہیں اور اُس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں!

محمد زینت اللہ خریدار اہل حدیث ۲۲۰۱ کوپاندی ضلع راجشاہی (بنگال)

ج نمبر ۸۵- اتنا کام کرنے سے امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنے سے ہٹنا بے وجہ ہے۔ حسب ضرورت جانوروں کو خصی کرنا جائز ہے اگر کوئی وجہ ہو تو اللہ کو علم ہے۔

س نمبر ۸۶- ہنود میں جو غیر اللہ کے نام کا سانڈ مذکور ہے اُس کو اصل مالک سے چرا کر یا خرید کر بسم اللہ سے ذبح کیا جائے تو حرام کیوں ہے۔

(بندہ سکندر شاہ از جرما)

ج نمبر ۸۶- حرام ہونے کی وجہ خود قرآن مجید میں مذکور ہے أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ غیر اللہ کے نام پر بطور تقرب رکھے ہوئے کو فسق سے نامزد کیا ہے۔ اور وجہ اُس کی صرف یہی ہے أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ چونکہ بحکم شریعت اُس میں حرمت آچکی ہے اس لئے جب تک شریعت ہی کے حکم سے وہ حرمت رفع نہ ہو وہ چیز حرام ہی رہیگی۔

واضح رہے کہ اصلی مالک اگر تائب ہو کر باقاعدہ اُس کو ذبح کرے تو بعض علماء اُس کی حلت کے قائل ہوئے ہیں۔ آپ کی پیش کردہ دونوں صورتوں میں تو شائد نہیں۔ بعض بسم اللہ پڑھنے سے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی۔ بلکہ حرام چیز پر بسم اللہ کہنے سے قائل سخت گناہگار ہوتا ہے۔

اطلاع

بارہا اطلاع دیگئی ہے کہ سائلان فی سوال مطبوعہ ایک پیسہ اور فی سوال قلمی دو پیسے داخل غریب فنڈ کرنے کے لئے بھیجا کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔

ahmadiyyamuslim.de

متفرقات

ابراہیمی تجویز منظور

جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تجویز (متعلقہ تاریخ نبوی) کی متعلق عموماً احباب نے تائید کی ہے اور کوئی اختلاف کیوں کرے جبکہ اصل مقصود بھی یہی ہے۔ اسلئے مولوی صاحب کو اب شروع کر دینا چاہئے۔ میں نے جو شرط لگائی تھی کہ اس کام سے تاریخ اہلحدیث کو رکاوٹ نہو۔ عند الملاقات مولوی صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ جلسہ کانفرنس میں تاریخ اہلحدیث پیش کر دونگا مگر مولوی صاحب موصوف کی صحت جسمانی ٹھیک نہیں اس لئے ناظرین دعا کریں کہ خداوند کریم آپ کو صحت کاملہ اور شفاءً عاجلہ بخشے۔ آمین۔

دعاء جنازہ

میری والدہ فوت ہو گئی انا للہ
(محمد عالم لوہاری منڈی لاہور)

ہمارے بھتیجے برمنشی عبد اللہ مبارک چک ضلع مونگیر کا انتقال ہو گیا انا للہ (عبد الرحیم انجا پور)

میرے والد مولوی محبوب احمد صاحب کا انتقال ہو گیا انا للہ۔

(مرغوب احمد ولد مولوی محبوب احمد از دہلی گلی انبیا)

ناظرین سے درخواست ہے کل مرحوموں کے لئے جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں اللھم اغفر لھم وارحمھم وابدلھم دارا من دارھم واھلا خیرا من اھلھم۔

اہل علم کی ضرورت

ناظرین ہمارے مکرم دوست مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری کے علم و فضل سے واقف ہیں۔ موصوف کی خدمات تالیف و تدریس علوم عربیہ کی کسی جگہ ضرورت ہو تو آپ سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ ڈاکخانہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ۔

طبی سوالات کے اجوبہ مندرجہ اہلحدیث ۲۹ جنوری ۱۹۱۵ء

ورم طحال کی شرطیہ مجرب دوا

عرق لیمو کاغذی ۷ تولہ + عرق ادرک ۷ تولہ + عرق گھیکوار ۷ تولہ + آب ترب ۷ تولہ + سرکہ جامن ۱۴ تولہ + تیزاب گندھک ۳ تولہ + تیزاب شورہ ۳ تولہ تیزاب نمک ۳ تولہ + عرق ترپھلہ ۳ تولہ + نیلا تھوتھا ۳ تولہ سوڈا ۲ تولہ + سجی یک تولہ + نوشادر یک تولہ + جوکھار یک تولہ + کوڑی زرد ۲۰ عدد + نمک پانچ ہر قسم۔ ہر ایک ایک تولہ۔ تمام کوٹنے والی ادویہ کو کوٹ چھان کر اس میں عرق ملا دئے جائیں بعدہ تیزاب مذکورہ ڈالکر بوتل میں نگاہ رکھیں۔

قدر خوراک ۳ قطرہ سے لیکر ۲۰ تک بڑھاتے جائیں وقت استعمال عرق عنب الثعلب ۱۰ تولہ + عرق برنجاسف ۱۰ تولہ + شربت بنفشہ ۴ تولہ اس میں ملا کر نوش کریں۔ بعد افاقہ کے اس کے صلے میں اخبار اہلحدیث مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھک گوجراں تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور کے نام مفت بجاری کرادیں۔

احتلام کی مجرب دوا

نقرہ خالص یکتولہ مثل پیسے منصوری کے گولائی اور موٹائی میں ہو لیکن ۱۲ تولہ عرق لیمو کاغذی میں ۵۰ مرتبہ بجھاویں۔ بعدہ دو تولہ گندھک آملہ سار کو پیس کر ایک ہنڈی خاکی اور پہلے میں تھوڑا سا گڑھا کھود کر نیچے اور اوپر بھی بچھائیں اور درمیان چاندی مذکور رکھیں اور اوپر ایک اور آبلہ دیکر آنچ دیں۔ پانچ چھ اپلوں میں پھوٹنے لگجائیگا۔ ۲۵-آنچ پوری کریں۔ کشتہ سفید براق کی طرح ہو جائیگا۔ پیس کر ۲ چاول سے ۴ چاول تک استعمال ہمراہ بالائی یا پیڑہ یا مکھن وغیرہ میں رکھکر کریں۔ سرخ مرچ اور ترش چیزوں سے پرہیز رکھیں خداوند کریم کے فضل و کرم سے چندیوم میں پاس سے اس حاصل ہو جائیگی۔ جو شخص اس کشتہ کو تیار کریگا وہ مستفید ہو کر راقم کو عارضیہ ضروری یاد کریگا۔ پھر کبھی بھی انکو یہ شکایت نہ رہیگی۔

مسہ سم کی دوا

پہلے کسی لائق طبیب سے تشخیص کراکر موافق خلط منضج اس کا ۱۰ یوم پلائیں۔ بعدہ تین مسہل ایک ایک یوم کا وقفہ دیتے ہوئے کرائیں۔ اور روغن احمر ہندوستانی دواخانہ دہلی کی مالش کرائیں۔ خوراکی دوا ضعف اعصاب کی راقم سے طلب فرمائیں انشاء اللہ العزیز چند یوم میں شفا ہو جائے گی۔

(راقم علی محمد عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی حال وارد لدھیانہ محلہ آواناں۔ مکان مولوی محمد حسن خانصاحب مرحوم (آنریری مجسٹریٹ)

ایک ضروری گزارش

مجھ ذرہ بیمقدار کو پہلے حضرت مولوی غلام رسول قلعہ والے نے وعظ کہنے کیلئے ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت عبد اللہ صاحب غزنوی نے وعظ کیلئے مقرر کیا اور سنکر بہت خوش ہوتے اور واعظ پنجاب کا خطاب فرمایا اور مولانا سید نذیر حسین صاحب نے سند و اجازت وعظ فرمائی۔ اور جس بیماری میں آپ رحلت فرما ہوئے اس میں آپنے مجھکو طالبین کا رد کرنیکی بہت تاکید کی اور اپنے سر مبارک سے ٹوپی اتار کر عطا کی اور فوائد شرحی و حیاۃ الحیوان کے علموں کی اجازت فرمائی۔ مولوی محمد بشیر صاحب دہلی زینت محل میں میرے وعظ میں کئی بار تشریف لاتے اور خوش ہوتے۔ مولوی حفیظ اللہ خان صاحب دہلوی جس بیماری میں رحلت فرما ہوئے اپنے مکان پر بلا کر وعظ سُنا اور خوش ہو کر دعا کی۔ اور میرے میں کسی قسم کی کوئی خوبی و لیاقت نہیں ہے اگر کچھ قدر ہے تو یہ ہے کہ ؎

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

امر واضح ہو کہ میرے دل میں کسی اہل توحید و سنت کی نسبت کبھی کسی قسم کا کوئی حسد و بغض نہیں ہے اگر کسی کے دل میں میری نسبت کوئی رنج ہو تو لوجہ اللہ معاف فرمائیں اور میں نے سب کو معاف کیا ہے۔

نیز واضح ہو کہ چند معتبرین امرتسر سے دینا نگر میری پاس پہنچے اور ۱۰۰ احباب کا محضر نامہ پیش کیا اور کہا کہ امرتسر میں ہم لوگوں کو آپ کی بہت ضرورت ہے۔ اسلئے اب میں امرتسر میں آگیا ہوں جبتک اللہ چاہیگا ٹھیرونگا۔ جس صاحب نے خط و کتابت نے مجھکو یاد فرمانا ہو پتہ یہ ہے:-

راقم محمد علی عفی اللہ عنہ واعظ پنجاب امرتسر محلہ قلعہ بھنگیاں مسجد خراسیاں۔

حساب دوستان

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ فروری میں ختم ہے ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ خریداری منظور نہو تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہو۔ ۴۴ + ۶۱ + ۶۶ + ۶۹ + ۱۴۲۰

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں اس ہفتے فتوے فنڈ سے ۱۲ر موصول ہوئے۔ سابقہ ۱۵ر کل عہ۔

امرتسر میں بجز قصابوں کی ہڑتال ابھی تک قائم ہے میونسپل کمیٹی اور صاحب ڈپٹی کمشنر کو توجہ کرنی چاہئے۔

افسوس کہ اس ہفتہ آنریبل سلیم اللہ خان نواب ڈھاکہ انتقال کر گئے۔ مرحوم مسلمانوں کی تعلیمی اور ملکی ترقی میں بڑی سرگرمی ظاہر کیا کرتے تھے اور قریبا ہندوستان کی تمام اسلامی انجمنیں ان سے مالی امداد حاصل کیا کرتی تھیں۔

دہلی کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بعض عرب قبائل نے ۱۱ر جنوری کو رات کے دو بجے مسقط پر حملہ کیا۔ حملہ آور عربوں کی تعداد تین ہزار تھی۔ والی مسقط کی طرف سے انگریزی سپاہ نے جنگ میں مدد دی جس سے پانچسو آدمیوں کا نقصان اٹھا کر پسپا ہو گئے۔

ترکی جنگی جہاز مسعودیہ جس کو ایک انگریزی آبدوز کشتی نے دردانیال میں غرق کر دیا تھا اس کے ۲۰ ترکی اور ۱۰ جرمن ملاحوں پر قسطنطنیہ میں کورٹ مارشل کیا گیا۔ اور غفلت کے جرم میں تین کو سزائے موت اور دیگر کو سزائے قید دیگئی۔

ترکوں نے دردانیال کے قریب ایک فرانسیسی آبدوز کشتی کو غرق کر دیا۔

جرمن وزیر جنگ فالکن ہین۔ وزارت جنگ کے عہدہ سے مستعفی ہو کر ایک پیدل سپاہ کا جرنل مقرر ہوا ہے۔

جنرل وائلڈن وان ہینبورن جرمنی کا وزیر جنگ مقرر ہوا ہے۔

اس ہفتہ تین جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے مقامات یارموتھ۔ کنگز لائن۔ شیرنگھم اور سینڈرنگھم پر بم پھینکے۔

امریکہ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمن ہوائی جہازوں کا غیر شاہ بند مقامات اور غیر جنگجو لوگوں پر بم پھینکنا بزدلانہ اور خلاف انسانیت فعل ہے۔

جرمن ہوائی جہازوں کے بم پھینکنے سے کسی جگہ تین آدمی ہلاک ہوئے اور زخمیوں کی تعداد ۱۲ ہے۔

اخبار سول ملٹری لاہور لکھتا ہے کہ جرمنوں کے اس ہوائی حملہ سے انگلستان کے لوگوں میں فوج میں بھرتی ہونے کا جوش بڑھ جائیگا۔

روسی جنرل سٹوسل جو جنگ روس و جاپان میں پورٹ آرتھر میں جاپانیوں سے لڑا تھا۔ یکم جنوری کو مر گیا۔

کپتان والس سمتھ نے بمقام لکھنو موجودہ جنگ پر لیکچر دیتے ہوئے بیان کیا کہ متخاصمین سلطنتوں کا روزانہ خرچ ۱۳½ کروڑ روپیہ ہے۔

ایک اخبار کا بیان ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے اوسٹینڈ پر حملہ کر کے وہاں کے ہر دو سٹیشنوں کو بہت نقصان پہنچایا اور کئی سپاہیوں کو ہلاک کر دیا نیز انگریزی ہوائی جہازوں نے زیبروگ پر بھی بم پھینکے۔

ہالینڈ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ متحدہ سلطنتوں کے ہوائی جہازوں نے بمقام الینز (جرمنی) پر بم پھینکے نیز جرمنی کے ایک ہوائی جہاز نے بمقام ایٹیپلز (فرانس) پر بم گرائے جن سے ۲ سپاہی ہلاک ہوئے۔

گورنمنٹ ہالینڈ نے جرمنی سے اس بارے میں مطالبہ کیا ہے کہ جرمن ہوا باز سرزمین ہالینڈ سے کیوں گزرے۔

ایک انگریزی سٹیمر نہر سویز میں خشکی پر چڑھ گیا ہے۔

جرمن وزیر خزانہ نے خرابی صحت کے باعث استعفا دیدیا ہے۔

پیرس کی پولیس نے عام حکم جاری کر دیا ہے کہ رات کو بہت روشنی کی جائے تاکہ جرمن ہوا باز پیرس پر بم نہ پھینک سکیں۔

ایتھنز (یونان) سے خبر آئی ہے کہ ترکوں نے ایڈریانوپل سے تمام فوج بلالی ہے۔

یونان کے ایک وزیر نے لندن میں بیان کیا ہے کہ یونان انگریزوں کے ساتھ ہے۔

اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس وقت ۲۲½ لاکھ جرمن فوج قتل و زخمی ہو چکی ہے۔ کم و بیش اوروں کا بھی۔

کہتے ہیں کہ گذشتہ دو ہفتوں میں جرمنوں کے پانچ بڑے جہازات بار برداری اپنے عملہ سمیت بحیرہ بالٹک میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو چکے ہیں

کہتے ہیں کہ رومانیا جنگ میں شریک ہونے کے لئے بڑے زور شور سے جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔

بلغاری ڈیلیگیٹ رومہ کا بیان ہے کہ بلغاریہ اپنی غیر جانبداری سختی سے قائم رکھیگا اور صرف اپنے فوائد کو مد نظر رکھکر کارروائی کریگا۔

جرمنوں کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ روسی سپاہ مقام لپنو تک پہنچ گئی ہے جو تھارن (سرحد جرمنی) سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔

اخبار پاؤنیر الہ آباد لکھتا ہے کہ ایران کو بھی جنگ میں شامل ہونا پڑے گا۔

ترکی سفیر متعینہ طہران نے سلطنت ایران کو یقین دلایا ہے کہ جب روسی فوجیں آذربائیجان سے نکل جائیں گی تو ترک بھی تبریز کو خالی کر دینگے۔

جرمنی میں پٹرولیم کی قلت نہایت شدت سے محسوس ہو رہی ہے چنانچہ وزیر تجارت نے اعلان کیا ہے کہ اگر روشنی کرنے کے لئے دیگر اشیاء دستیاب ہو سکیں تو حتی الامکان پٹرولیم کو استعمال میں نہ لائیں۔

جملہ میدان ہائے جنگ میں باوجود سخت برفباری کے متحدہ افواج برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔

اخبار پاؤنیر الہ آباد کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سائسان پر متحدہ افواج کی لائن توڑنے کے لئے جرمن سخت جد و جہد کر رہے ہیں۔

اٹلی کے ایک ممبر پارلیمنٹ نے اٹلی کے ایک اخبار کو چٹھی لکھکر گورنمنٹ اٹلی کو توجہ دلائی ہے کہ اٹلی جنگ کے ختم ہونے سے پہلے شریک جنگ ہو جائے!

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار بکارسٹ (رومانیہ) کی لکھتا ہے کہ ہنگری میں سرویہ پر حملہ کرنے کے لئے نو لاکھ سپاہ تیار ہو رہی ہے جس میں ۸۰ ہزار جرمن سپاہی ہونگے۔

ahmadimuslim.de

صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت یکم صفر تا آخر ربیع الاول ہے

صحیح بخاری پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو محشی شدہ (مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر) اصلی قیمت ۱۲ رعایتی مجلد ۶ مجلد عام ۵

پارہ اول من صحیح مسلم باب اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ تک مترجم اردو و محشی شدہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر اصلی ۸ رعایتی ۲

زبدۃ الانسان (زہد و تصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبد الغنی صاحب ساکن کلاس والا) اصلی قیمت ۶ رعایتی ۴ یہ ایسی کتاب ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ضرور خرید کریں ایک روپیہ سے کم خریدار کل قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرما دیں۔ پتہ مفصل و صاف لفظوں میں ہونا چاہئے کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی محصول ڈاک وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر

نور محمد عبد الرحمٰن تاجران کتب دینیہ فیروز پور شہر دروازہ ملتانی

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۱۲

یعنے حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا۔ اور جنگ سے تائب ہو گیا۔ جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے۔ تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رافضیت سے تائب ہوا جن کی دعا سے دلوا[illegible] دنیا میں خود حضرت سرور کائنات نے نصیحت ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں۔ جو حج کر گئے۔ تو راستہ میں انگریزوں نے ادن کو دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار ممنون ہو گئے۔ جن کے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پڑھنے تین سو صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ ملنے کا پتہ منیجر صوفی منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تہذیب۔ ہندوؤں کے فرائض ۱ر

الہام۔ الہام کی تشریح۔ اور آریوں کا رد ۱ر

مولود شریف کے سچے واقعات

تو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں اسکو نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہو سکیں قیمت مع محصول ۲ر بنس منی آرڈر ار

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام ۳

دہرمپال کی تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب۔ جلد اول ۱۲ر جلد دوم ۱۲ر جلد سوم ۱۲ر جلد چہارم ۱۲ر چاروں کی قیمت یکجا ۲ علاوہ محصولڈاک

مناظرہ نگینہ۔ وہ مشہور و معروف مناظرہ نگینہ جو آریوں سے نگینہ میں ہوا تھا ۸

خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ ۱۲

ادب العرب صرف و نحو عربی کی ایسی آسان طرز سے لکھا ہے۔ کہ اردو خواں بلا مدد استاد یہی مطلب سمجھ سکے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے ۱ر پسند فرمایا ہے

جہاد وید۔ وید اور دیگر آریہ کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے ۶

ترک اسلام۔ مہاشہ دہرمپال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا جواب مالیدیہ ۲ر

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام میں مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶ ۲

فتوحات اہلحدیث۔ چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ادن کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف ۴

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ کا جواب ۲

منیجر اہلحدیث امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے ناطاقتی کثرت احتلام دور ہو جاتی ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کر کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت ۸

طلا۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بداعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اپنی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی۔ اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ۱۲

حبوب بواسیر ہر قسم۔ بادی۔ خونی۔ ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں ۱۲

سرمہ منقوی چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا۔ غبار پانی بہنا وغیرہ دور ہو کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ جہاں خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پہ ملنے سے دور ہو جاتی

مفید و کار آمد کتابیں ۳۶/۵۲

گوشت خوری ۔ آریہ ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے پریذیڈنٹ اور اسلامی مجلس مناظرہ کے پریذیڈنٹ کے درمیان جو گوشت خوری کے متعلق تحریری بحث ہوئی ۔ وہ اس رسالہ میں سب کی سب درج ہے ۔ آریوں کے تمام بایہ ناز اعتراضات کا جواب اس عمدگی سے دیا گیا ہے کہ بایدوشاید ہر ایک مسلمان کو یہ رسالہ دیکھنا چاہئیے قیمت ۵ ر

نصیر کبیر ۔ در اثبات وجود رب قدیر ۔ دہریوں کے عموماً اور نیچریت کے دلدادہ نوجوانوں کے ان اعتراضات کا جواب جو وہ ذات باری تعالیٰ کی ہستی پر کرتے ہیں ۔ عقلی و نقلی دلایل سے اس خوبی کے ساتھ دیا گیا ہے کہ مطالعہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی ہستی میں شک نہیں کر سکتا ۳ ر

ادلۃ الجلیہ فی عقائد الاسلامیہ ۔ اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے ۔ اسلام کے وہ مقامات جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں ۔ ان کا سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے قیمت ۸ ر

اردو ترجمہ بدور السافرہ فی امور الآخرۃ ۔ کتاب امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے ۔ امام موصوف نے اس میں قیامت کے حالات ۔ حشر نشر ۔ حساب کتاب ۔ پلصراط ۔ حوض کوثر ۔ شفاعت ۔ میزان ۔ نشر اعمال ۔ بہشت دوزخ کا بیان ہے ۔ اس میں جمع کر کے حدیث نبوی کے ساتھ ادنی تفسیر کر دی ہے ۱ عہ

اردو ترجمہ انوار قدسیہ ۔ یہ عظیم الشان کتاب امام شعرانی کی یادگار ہے ۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے ۔ اولیا اللہ میں کم از کم کن کن علامات کا پایا جانا ضروری ہے جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چلکر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس کا ضرور مطالعہ کریں ۱۰ ر

تحفہ اعظم ۔ حضرت صمدانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی مکمل سوانح عمری اور تصوف کے حقائق اور طریقت کے معارف بھی جا بجا جلوہ گر ہیں ۱ عہ

داغ دل ۔ ناول کے پیرایہ میں بیاہ شادی کے نشیب و فراز اور خاوند بیوی کے تعلقات کا نتیجہ خیز بیان ۔ جوان عورت اور کمسن لڑکے کی شادی کے نتائج ۔ قابل مطالعہ ہیں ۔ خصوصاً وہ والدین جو چھوٹی عمر کی اولاد کو بیاہ دینے کے خواہاں ہوتے ہیں اسکو ضرور دیکھیں رعایتی ۴ ر

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

مومیائی ۲/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ۔ دق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ چوٹ کی یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد ۔ عورت ۔ بوڑھے ۔ بچے ۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۳ روپیہ پاؤ بھر ۔۔ روپیہ مع محصولڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

آخر کار شہادات

جناب مولوی محمد عبیداللہ صاحب ۔ عام سستی چک ضلع ساہیوال سے لکھتے ہیں ۔ ایک ڈبیہ مومیائی جو آپنے بھیجا تھا اس میں سے دو تولہ ایک مریض کو کھلایا ۔ بہت مفید ثابت ہوئی ۔ ہر وقت شدید درد کرتا تھا ۔ دماغ میں ضعف دور ہوا بفضلہ تعالیٰ بہت اچھا ہے ۔ ایک ڈبیہ اور بھیجیں (۲ دسمبر ۱۹۱۴ء)

جناب حکیم محمد اسحاق خاں صاحب اودن ضلع بلہاری سے تحریر کرتے ہیں قبل ازیں آپکے کارخانہ سے مومیائی منگوائی تھی بفضل خدا بہت اثر ہوا ۔ تیر بہدف ثابت ہوئی ۔ ۲ دھ پاؤ اور بھیجیں ۔ (۱۴ دسمبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

ہمدرد پراپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

رائل ہنجاب پرنٹنگ ورکس امرتسر میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) اڈیٹر و پبلشر نے امرتسر سے شائع کیا